Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم   وَعَلٰی عَبْدِ ہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

24 محرم 1430 ہجری، 22 صلح 1388 ہش، 22 جنوری 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو اُٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آگیا
یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے کا اور ہنسی اور تکفیر بازی کا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بناڈالی۔ بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اُس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اُٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آ گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کے راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پُرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم اس دنیا کے ظاہری قانونِ قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانونِ فطرت سے جو اسی کا ہمشکل ہے بکلّی بے خبر ہو۔

اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو! تم پر افسوس کہ تم آسمانی دروازوں کا کھلنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ بند ہی رہیں اور تم پیر مغاں بنے رہو۔ اپنے دلوں میں نظر ڈالو اور اپنے اندر کو ٹٹولو۔ کیا تمہاری زندگی دنیا پرستی سے منزہ ہے؟ کیا تمہارے دلوں پر وہ زنگار نہیں جس کی وجہ سے تم ایک تاریکی میں پڑے ہو! کیا تم ان فقیہوں اور فریسیوں سے کچھ کم ہو جو حضرت مسیح کے وقت میں دن رات نفس پرستی میں لگے ہوئے تھے؟ پھر کیا یہ سچ نہیں کہ تم مثیلِ مسیح کے لئے مسیحی مشابہت کا ایک گونہ سامان اپنے ہاتھ سے ہی پیش کر رہے ہو تا خدائے تعالیٰ کی حجت ہر یک طور سے تم پر وارد ہو۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک کافر کا مومن ہو جانا تمہارے ایمان لانے سے زیادہ تر آسان ہے۔ بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آئینگے اور اس خوانِ نعمت سے حصہ لیں گے لیکن تم اسی زنگ کی حالت میں ہی مرو گے۔ کاش تم نے کچھ سوچا ہوتا!‘‘ (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۳-۵)

’’کیا ابھی اس آخری مصیبت کا وہ وقت نہیں آیا جو اسلام کے لئے دنیا کے آخری دنوں میں مقدّر تھا؟ کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور زمانہ بھی آنے والا ہے جو قرآن کریم اور احادیث کی رُو سے ان موجودہ فتنوں سے کچھ زیادہ فتنے رکھتا ہوگا؟ سو بھائیو! تم اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور خوب سوچ لو کہ وقت آ گیا اور بیرونی اور اندرونی فتنے انتہا کو پہنچ گئے۔ اگر تم ان تمام فتنوں کو ایک پلّہ میزان میں رکھو اور دوسرے پلّہ کے لئے تمام حدیثوں اور سارے قرآن کریم میں تلاش کرو تو ان کے برابر کیا ان کا ہزارم حصہ بھی وہ فتنے قرآن اور حدیث کی رو سے ثابت نہیں ہونگے۔ پس وہ کونسا فساد کا زمانہ اور کس بڑے دجّال کا وقت ہے جو اس زمانہ کے بعد آئے گا اور فتنہ اندازی کی رُو سے اس سے بدتر ہوگا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ ان فتنوں سے بڑھ کر قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں ایسے اور فتنوں کا پتہ ملتا ہے جن کا اب نام ونشان نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم ان فتنوں کی نظیر تلاش کرنے کے لئے کوشش کرو یہاں تک کہ اس کوشش میں مر بھی جاؤ تب بھی قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوگا کہ کبھی کسی زمانہ میں ان موجودہ فتنوں سے بڑھ کر کوئی اور فتنے بھی آنے والے ہیں۔

صاحبو! یہاں وہ دجّالیتیں پھیل رہی ہیں جو تمہارے فرضی دجّال کے باپ کو بھی یاد نہیں ہونگی۔ یہ کارروائیاں خلق اللہ کے اغوا کے لئے ہزارہا پہلو سے جاری کی گئی ہیں جن کے لکھنے کے لئے بھی ایک دفتر چاہئے اور ان میں مخالفین کو کامیابی بھی ایسی اعلیٰ درجہ کی ہوئی ہے کہ دلوں کو ہلا دیا ہے اور اِن کے مکروں نے عام طور پر دلوں پر سخت اثر ڈالا ہے اور ان کی طبیعی اور فلسفہ نے ایسی شوخی اور بے باکی کا تخم پھیلا دیا ہے کہ گویا ہر ایک شخص اس کے فلسفہ دانوں میں سے انا الرّب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ پس جاگو اور اُٹھو اور دیکھو یہ کیسا وقت آ گیا اور سوچو کہ یہ موجودہ خیالات توحید محض کے کس قدر مخالف ہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا خیال بھی ایک بڑی نادانی کا طریق سمجھا جاتا ہے اور تقدیر کے لفظ کو منہ پر لانے والا بڑا بیوقوف کہلاتا ہے اور فلسفی دماغ کے آدمی دہریت کو پھیلاتے جاتے ہیں اور اِس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام کل الوہیت کی کسی طرح ہمارے ہاتھ میں ہی آجاوے۔ ہم ہی جب چاہیں وباؤں کو دُور کر دیں۔ موتوں کو ٹال دیں۔ اور جب چاہیں بارش برسا دیں۔ کھیتی اُگا لیں اور کوئی چیز ہمارے قبضۂ قدرت سے باہر نہ ہو۔ سوچو کہ اس زمانہ میں ان بے راہیوں کا کچھ انتہا بھی ہے۔ اِن آفتوں نے اسلام کے دونوں بازؤں پر تبر رکھ دیا ہے۔

اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو اُٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دُعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام وکمال دیکھ لو اور نیز اس نور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اُٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بددعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا۔ اور اپنے بندہ کا مددگار رہوگا اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودہ کو کاٹ سکتا ہے جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودہ کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ جبکہ تم انسان ہو کر ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ پھر وہ جو عالم الغیب ہے جو ہر ایک دل کی تہ تک پہنچا ہوا ہے کیوں ایسا کام کرے گا۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضا پر تلواریں مار رہے ہو۔ سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے۔ یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو بہتیرے اس کے نابود کرنے والے پیدا ہو جاتے اور نیز یہ اس اپنی عمر تک بھی ہرگز نہ پہنچتا جو بارہ برس کی مدت اور بلوغ کی عمر ہے۔ کیا تمہاری نظر میں کبھی کوئی ایسا مفتری گذرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ پر ایسا افترا کر کے کہ وہ مجھ سے ہمکلام ہے پھر اس مدت مدید کے سلامتی کو پا لیا ہو۔ افسوس کہ تم کچھ بھی نہیں سوچتے اور قرآن کریم کی ان آیتوں کو یاد نہیں کرتے جو خود نبی کریم ؐ کی نسبت اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو ایک ذرّہ مجھ پر افترا کرتا تو مَیں تیری رگِ جان کاٹ دیتا۔ پس نبی کریم ؐ سے زیادہ تر کون عزیز ہے کہ جو اتنا بڑا افترا کر کے اب تک بچا رہے بلکہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال بھی ہو۔ سو بھائیو! نفسانیت سے باز آؤ اور جو باتیں خدائے تعالیٰ کے علم سے خاص ہیں اُن میں حد سے بڑھ کر ضدمت کرو اور عادت کے سلسلہ کو توڑ کر اور ایک نئے انسان بن کر تقویٰ کی راہوں میں قدم رکھو تا تم پر رحم ہو اور خدا تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دیوے سو ڈرو اور باز آجاؤ۔ کیا تم میں ایک بھی رشید نہیں۔ وان لم تنتھوا فسوف یأتی اللّٰہ بنصرۃ من عندہ وینصر عبدہٗ ویمزّق اعداء ہ ولا تضرّونہ شیئًا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲-۵۵)

☆☆☆☆☆

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غیر ریاستی عوامل اور اسلامی تعلیم

.........................(قسط-۳ آخری).........................

اس مضمون کی تیسری قسط مَیں اس وقت لکھ رہا ہوں جبکہ غزہ میں فلسطین-اسرائیل جنگ کو دس روز ہو چکے ہیں۔ان دس دنوں میں پانچ صد سے زائد افراد کی موت ہو چکی ہے اور اڑھائی ہزار سے زائد زخمی ہوئے ہیں جن کے لئے غزّہ شہر کے ہسپتالوں میں علاج نام کی سہولتیں موجود نہیں ہیں۔اسرائیل نے پہلے تو فلسطینی ٹھکانوں پر ہوائی حملے کئے اور اب زمینی حملوں کی تیاری شروع ہو چکی ہے۔اس لڑائی سے غزّہ شہر کے پندرہ لاکھ شہریوں کی زندگی ہر طرح سے دشوار ہو چکی ہے۔ان کے ہر دن کی شروعات اسرائیلی جہازوں کی گھن گرج اور توپوں و میزائلوں کی خوفناک آواز سے ہوتی ہے اور دن گئے تک وہ خوف کے گھنے سائے میں اپنی زندگی گزارتے ہیں اور رات کے خوفناک اندھیروں میں انہیں معلوم نہیں کہ کون سا گھر، کون سا سکول، کونسا کالج یا ہسپتال اسرائیلی حملوں کا شکار ہو جائے گا۔زیادہ تر بجلی سپلائی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔معصوم بچے اور عورتیں دہشت کے ماحول میں سہمے ہوئے ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔اطلاعات کے مطابق زیادہ تر گھروں میں رسوئی گیس نہیں ہے، کھانے پکانے کی دشواری ہے اور گھروں میں ڈر پیدا کرنے والے SMS بھیجے جا رہے ہیں۔ماہرین کا کہنا ہے کہ گزشتہ ساٹھ برس کی تاریخ میں سب سے زیادہ خونریزی اس مرتبہ ہو رہی ہے۔

چھ جنوری تک اسرائیلی جہازوں نے فلسطینیوں کے ۱۳۰۰ ٹھکانوں پر حملے کئے ہیں ان میں حماس کے ایک لیڈر کی خاندان سمیت موت ہو گئی۔ادھر عرب ممالک نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اسرائیلی حملوں کے خلاف کاروائی کرے۔دوسری طرف مصری حکومت ان فلسطینیوں کو اپنے ملک سے واپس بھگا رہی ہے اور ان پر فائرنگ کر رہی ہے جو مصر میں پناہ لینے کے لئے آ رہے ہیں۔ان واقعات سے مصری حکومت اور حماس کے تعلقات بھی کشیدہ ہو گئے ہیں۔مصری حکومت کا کہنا یہ ہے کہ اسرائیل کے حملوں کے لئے بہت حد تک حماس ذمہ دار ہے۔بعض خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسرائیل نے فلسطینی وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے دفاتر کو بھی نشانہ بنایا ہے۔اسرائیل کا راڈار سسٹم اس قدر ترقی یافتہ ہے کہ حکومت ہند نے بھی اسرائیل سے چار مزید ایرو سٹیٹ راڈار خریدنے کا فیصلہ کیا ہے ان راڈاروں کو دہلی کے علاوہ ممبئی، آگرہ اور جنوبی ہند میں کئی مقام پر لگایا جائے گا۔اسی سے آپ اسرائیل کی دفاعی طاقت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

دوسری طرف جنگ بندی کے لئے اقوام متحدہ کی ’’عاجزانہ درخواست‘‘ کو اسرائیل نے ٹھوکر مار دی ہے۔

حماس فلسطین کی وہ تنظیم ہے جو گزشتہ انتخابات میں ایک بڑی پارٹی کے رنگ میں اُبھری تھی لیکن امریکہ اور اسرائیل نے اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور یہ امریکہ اور اسرائیل کی بڑی غلطی تھی دوسری غلطی حماس تنظیم کی ہے کہ اس میں خود بھی اندرونی طور پر اتفاق نہیں ہے۔جس کی بناء پر اُسے یہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں۔حماس میں ہی ایسے گروپ بھی ہیں جو اسرائیل کے جنوبی علاقہ میں جنگ بندی کے معاہدہ کو توڑ کر (جو گذشتہ جون میں ہوا تھا) اس پر حملے بھی کرتے رہتے ہیں۔حالانکہ حماس کی تنظیم اور فلسطین کی حکومت اچھی طرح جانتی ہے کہ اسرائیل کے ساتھ لڑائی کی اُس میں ہرگز طاقت نہیں ہے جبکہ گذشتہ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ تمام عرب حکومتیں بھی مل کر اسرائیل کو نقصان نہیں پہنچا سکی تھیں تو فلسطین کے ایک گروپ کا جن کا آپس میں بھی اختلاف ہے۔اس پر حملہ کرنے کو سوائے نادانی اور کم عقلی کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔فلسطینیوں کی اب تک کی کامیابی یہ ہے کہ انہوں نے اسرائیلیوں کے نئے فضائی حملوں کے مقابلہ میں اسرائیل کے چند فوجیوں کو قیدی بنایا ہے اور اس کے جنوب کے علاقہ میں ایسے حملے کئے ہیں جن سے اسرائیل کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا اور اب تک کی اطلاعات کے مطابق اسرائیل کے قریبًا دو درجن آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔فلسطین کی بدقسمتی یہ ہے کہ یاسر عرفات کے بعد اس کی ذمہ داریاں ایسے غیر ذمہ دار اور کمزور کندھوں پر آن پڑی ہیں جو خود یاسر عرفات کے زمانہ میں بھی اکٹھے نہ تھے لیکن ان کی موت کے بعد ان کی نااتفاقی کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔فلسطین کے اس جنگجو گروپ نے جہاد کے شوق میں یہ بھی نہ سوچا کہ آئندہ فروری میں اسرائیل میں انتخابات بھی ہونے والے ہیں ایسے میں اسرائیلیوں کو اپنے عوام کے غم و غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بھی سخت جوابی کاروائی کرنی ہے۔

بہر کیف جو بھی ہو اسرائیل کے ان حملوں کو فلسطین کے معصوم مسلمان برداشت کر رہے ہیں اور انسانیت کے خلاف ان حملوں کو کسی بھی طرح صحیح نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔اسرائیل کو اپنی ان ظالمانہ کاروائیوں کو روکنا چاہئے اور ایسے میں اس ظلم کو روکنے کے لئے مسلم ممالک بالخصوص عرب ممالک کو اور تمام بین الاقوامی برادری کو حق و انصاف کے ساتھ آگے آنا چاہئے۔

ہم اپنے اس حالیہ مضمون میں گذشتہ دو اقساط سے غیر ریاستی عوامل کی غیر قانونی کاروائیوں پر روشنی ڈال رہے ہیں۔اسرائیل میں حماس کا یہ گروپ جو اپنی حکومت کے اسرائیل سے کئے گئے سمجھوتے کو توڑ کر اس پر حملہ کر رہا ہے دراصل وہ بھی اس سوچ کی بناء پر ہے کہ فلسطین کی محمود عباس کی حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری اس پر فرض نہیں ہے ان کے نزدیک آیت قرآنی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ سے مُراد وہی حکام ہیں جو ان کے مزاج اور خیالات کے مطابق ہوں اور دوسروں کی اطاعت ان پر فرض نہیں اور ایسے حکام کے احکامات کے خلاف وہ قرآنی تعلیم کے مطابق جنگ بندی کے معاہدہ کو توڑ سکتے ہیں۔

اسرائیل کے خلاف ایسے ہی واقعات ۲۰۰۶ء میں لبنان کے حزب اللہ گروپ نے دہرائے تھے اور اپنی حکومت کی مرضی کے خلاف اسرائیل پر حملے کر کے لبنان کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔وہ بات الگ ہے کہ حزب اللہ کی طاقت حماس کے مقابل پر کہیں زیادہ ہے لیکن پھر بھی وہ اسرائیل کو کوئی بنیادی نقصان نہیں پہنچا سکا تھا۔حزب اللہ کی اس وقت کی کاروائی کو بھی غیر ریاستی عوامل کی کاروائی قرار دیا گیا تھا اور حماس کی موجودہ کاروائی کو بھی غیر ریاستی عوامل کی کاروائی قرار دیا جا رہا ہے اور بدقسمتی سے اس قسم کے غیر ریاستی عوامل مسلم ممالک میں ہی زیادہ ہیں۔آپ لبنان، عراق، افغانستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور دیگر مسلم ممالک میں ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ بات صاف طور پر واضح ہو جائے گی اور جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ یہ بدقسمتی دو وجوہات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ایک تو اس لئے کہ ان مسلم ممالک نے خدا کی طرف سے آنے والے مامور کا انکار کیا اور پھر خدا کی طرف سے عطا کردہ علم کی روشنی میں جو اس نے تفسیر قرآن پیش کی، اس کو ٹھکرا دیا۔مامور زمانہ نے انہیں صاف کہا تھا کہ ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال......☆......دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

لیکن انہوں نے کہا ہے کہ:

’’ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حکم دوسروں کے غلبہ کی حالت میں اطمینان سے نہیں ہو سکتا۔جب چاہے اُسے روک سکتے ہیں۔اس لئے اسلام کو غلبہ کی ضرورت ہے اور غلبہ بغیر جہاد کے یا جہاد کے خوف سے ادائے جزیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔‘‘(اسلامی حکومت و دستور مملکت صفحہ ۴۶۵)

اس لئے ہم ضرور جہاد کریں گے۔

مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو تعلیم دی کہ آیت قرآنی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔یعنی اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے دنیاوی فرمانرواؤں کی اطاعت کرو چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔لیکن ان لوگوں نے مامور زمانہ کی اس تفسیر کو ٹھکرا کر اولی الامر منکم کا ترجمہ یہ کیا کہ اس سے مُراد صرف مسلم حکام ہیں اور وہ بھی ایسے مسلم حکام جو اپنے نظریہ و عقیدہ سے مطابقت رکھتے ہوں۔چنانچہ اس بناء پر جماعت اسلامی کے لیڈر جن کے نظریات کے باعث آج مسلم دنیا میں جہاد کا سلسلہ جاری ہے لکھتے ہیں:

’’جو کوئی حقیقت میں خدا کی زمین سے فتنہ و فساد کو مٹانا چاہتا ہے اور واقعی یہ چاہتا ہے کہ خلق خدا کی اصلاح ہو تو اس کے لئے محض واعظ اور ناصح بن کر کام کرنا فضول ہے اُسے اُٹھنا چاہئے اور غلط اصول کی حکومت کا خاتمہ کر کے غلط کار لوگوں سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور طریقے کی حکومت قائم کرنی چاہئے۔‘‘(حقیقت جہاد صفحہ ۱۱)

یہی کام آج افغانستان و پاکستان میں طالبان، القاعدہ، لشکر طیبہ، جیش محمد، سپاہ صحابہ محمد، حزب اللہ، الفتح، حماس اور دیگر تنظیمیں کر رہی ہیں جو ایک دوسرے کو بھی اور اپنی حکومتوں کو بھی اُولی الامر ماننے کے لئے تیار نہیں اور نتیجہ یہ ہے کہ ان غیر ریاستی عوامل سے آج اُمت مسلمہ کو اس قدر نقصان پہنچ رہا ہے جس کی بھرپائی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ یہ لوگ مامور زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر آپؑ کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن پر ایمان نہیں لے آتے اور اس پر عمل نہیں کرتے۔آخر پر ہم حکام کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر درج کرتے ہیں۔آپؑ فرماتے ہیں:

’’قرآن میں حکم ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اور اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ اولی الامر میں داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ منکم میں داخل ہے جو ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے۔اشارۃً نص کے طور پر قرآن سے ثابت ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کی باتیں مان لینی چاہئیں۔‘‘(رسالہ الانذار صفحہ ۶۱)

اسی طرح فرمایا:

’’اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو بُرا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو خدا اس کو بدل دے گا یا اس کو نیک کر دے گا۔‘‘(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۹، ۲۴/مئی ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

ایک مقام پر فرمایا:

’’اللہ اور رسول اور اپنے بادشاہوں کی تابعداری کرو۔‘‘(شہادت القرآن صفحہ ۳۶)

پس تمام اسلامی ممالک اور اسلامی گروپوں کو مامور زمانہ کی اس تفسیر کی طرف آنا چاہئے۔اسی میں ان کی نجات ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

ہمیں اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرنا چاہئے کہ دنیائے احمدیت میں مسجدوں کی تعمیر کی طرف جو توجہ ہو رہی ہے اس میں UK والے بھی حصہ دار بن رہے ہیں۔

ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنوں کو بھی اور غیروں کو بھی اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کرنے کے لئے مسجدیں بنانے والے ہیں۔

مساجد بنانا ان کا کام نہیں جو مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے والے ہوں۔ پس آج ہم میں سے ہر احمدی کے ہر قول اور عمل سے اس بات کا اظہار ہونا چاہئے کہ وہ محبتوں کا علمبردار ہے۔ وہ دلوں کو جوڑنے والا ہے۔ وہ فتنہ و فساد کو ختم کرنے والا ہے۔

مسجد کی تعمیر کے ساتھ عموماً تعارف بڑھتا ہے اور تبلیغ کے نئے راستے کھلتے ہیں تو اس کے لئے بھی اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی ضرورت ہے تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر ہو۔

آج ہم جو مسجدیں بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں یا سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ تحریک جدید کا ہی ثمرہ ہے۔

(مسجد المہدی بریڈفورڈ (UK) کے افتتاح کے موقع پر خطبہ جمعہ میں مسجد المہدی بریڈفورڈ، شیفیلڈ کی مسجد اور لیمنگٹن سپا اور ہڈرزفیلڈ میں نئے سینٹرز کا تذکرہ)

تحریک جدید کے 74 ویں سال کے اختتام اور 75 ویں سال کے آغاز کا اعلان۔

اس سال جماعت کو تحریک جدید میں 41 لاکھ 2 ہزار 792 پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔

اس سال بھی پاکستان دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی لحاظ سے پہلے نمبر پر رہا۔ دوسرے نمبر پر امریکہ اور تیسرے نمبر پر برطانیہ۔

افریقن ممالک میں نائیجیریا کی جماعت تحریک جدید میں نمایاں طور پر آگے آئی ہے اور پہلی دس جماعتوں میں شامل ہو کر ایک مثال قائم کر دی ہے۔

تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اگر جماعتیں کوشش کریں تو ایک سال میں یہ تعداد تین گنا زیادہ ہو سکتی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 7 رنومبر 2008ء بمطابق 7 رنبوت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد المہدی۔ بریڈفورڈ۔ (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ۔ (ابراہیم :32)

الحمدللہ کہ آج بریڈفورڈ کی جماعت کو بھی یہ مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ مسجد کے طور پر استعمال ہونے والا ایک سینٹر تو یہاں موجود تھا اور میرے خیال میں اس کے جو ہال تھے ان کی گنجائش کافی حد تک بریڈفورڈ جماعت کی ضرورت پوری کر رہی تھی، لیکن اس کو مسجد نہیں کہا جا سکتا تھا۔ خاص مسجد کی عمارت جسے انگریزی میں Purpose Built کہتے ہیں اس لحاظ سے یہ جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے جو اس علاقے میں تعمیر ہوئی ہے۔ ابھی مَیں نے دیکھا تو نہیں لیکن تصویریں مَیں نے دیکھی تھیں، بتانے والے بتاتے ہیں کہ مین (main) سڑک سے بڑا خوبصورت نظارہ اس مسجد کا نظر آتا ہے اور اس کے ٹیرس (Terrace) پہ کھڑے ہو کر یہ سارا شہر بھی نظر آتا ہے اور لگتا ہے کہ تمام شہر اس مسجد کو دیکھتا ہو گا۔ اور غیر از جماعت مختلف فرقوں کی دوسری مساجد بھی یہاں ہیں وہ بھی سامنے دور دور نظر آتی ہیں۔

لیکن بہرحال اس جگہ پر، اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ تعمیر کے لئے دی ہے جو شہر کی کافی اونچائی پہ ہے اور یہاں سے سارا شہر بھی نظر آتا ہے اور سارے شہر سے یہ مسجد نظر آتی ہے اور اس لحاظ سے اس مسجد کی ایک نمایاں حیثیت ہو گئی ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں اور آپ لوگوں کو بھی جو بریڈفورڈ کے رہنے والے ہیں یہ احساس ہو گیا ہو گا کہ جب ارادہ پکا اور مصمم ہو تو اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے۔ جب آپ نے فیصلہ کر لیا کہ مسجد بنانی ہے تو اللہ تعالیٰ نے بھی مدد فرمائی۔

پھر اس علاقہ میں کچھ اور مساجد بھی بن رہی ہیں یا بنی ہیں اور اس جمعہ کے ساتھ مَیں ان کے بارہ میں بھی مختصراً بتا دوں کہ شیفیلڈ میں بھی ایک مسجد بنی ہے۔ ابھی کل انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بھی افتتاح ہو گا لیکن چونکہ جمعہ کا موقع نہیں اس لئے اس کے بارہ میں بھی آج ہی بتا رہا ہوں۔ اسی طرح دو سینٹرز خریدنے کی بھی آپ کو توفیق ملی۔ دنیا کے احمدیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ اس مسجد کے مختصراً کوائف بھی ان کو پتہ لگیں۔ آپ جو یہاں انگلستان کے رہنے والے ہیں، ان میں سے بھی بہت سوں کو پتہ نہیں ہو گا اس لئے بتا دیتا ہوں۔

یہاں جماعت کی تاریخ تو بہت پرانی ہے۔ 1962ء سے یہاں جماعت قائم ہے۔ 1968ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یہاں تشریف لائے تھے، پھر 1973ء میں دوبارہ تشریف لائے تھے اور 1979ء میں

جواس وقت آپ کا سینٹر استعمال ہورہا ہے اس کو خریدا گیا تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1982ء میں یہاں تشریف لائے تھے اور پھر 1989ء اور 1992ء میں بھی آپؒ یہاں تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کہنے پر یہاں مسجد کے لئے جگہ تلاش کی گئی اور پھر 2001ء میں اس کی پلاننگ Permission مل گئی تھی اور 2004ء میں جیسا کہ آپ جانتے ہیں اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس مسجد کی تعمیر پر اب تک کے اعداد وشمار کے مطابق 2.3 ملین پاؤنڈ یعنی 23 لاکھ پاؤنڈز خرچ ہوئے ہیں اور اس کی گنجائش 600 افراد کے لئے ہے۔ ایک مردوں کا ہال ہے۔ اتنا ہی عورتوں کا ہال ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور ہال ہے۔ اور اس کی تعمیر میں کمپنی کے کام کے علاوہ ہمارے والینٹیئر ز (Volunteers) نے بھی کافی کام کیا۔ رشید صاحب ہیں، شاہد صاحب ہیں اور بعض دوسرے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

اس مسجد کے فنڈ کے لئے صرف بریڈفورڈ جماعت نے ہی فنڈز اکٹھے نہیں کئے بلکہ لجنہ اماء اللہ UK کو مَیں نے کہا تھا کہ وہ اس میں بڑا حصہ ڈالیں اور اسی طرح خدام الاحمدیہ کو بھی کیونکہ ہارٹلے پول کی مسجد انصار اللہ کی رقم کے بہت بڑے حصے سے تعمیر ہوئی تھی۔ تو بہرحال لجنہ اماء اللہ نے اس میں بڑھ چڑھ کر چندے دیئے اور اسی طرح خدام الاحمدیہ نے بھی اور پھر لوکل بریڈفورڈ کی جماعت نے بھی کافی قربانی کی ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

UK جماعت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بیداری پیدا ہورہی ہے۔ پہلے تو کئی سالوں کے بعد ایک مسجد کی تعمیر ہوتی تھی یا سینٹرز خریدے جاتے تھے لیکن اب ان کو بھی Purpose built مسجدیں بنانے کا خیال آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جاری رکھے اور فی الحال جو انہوں نے 25 مساجد کا اپنا ٹارگٹ مقرر کیا ہے اس کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے ہوں۔

یورپ میں جہاں ایک طبقہ مخالفت میں بڑھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک طبقہ خاص طور پر نوجوانوں میں ایسا بھی ہے جن کا اسلام کی طرف رجحان پیدا ہورہا ہے۔ تعلیم تو وہ قرآن کریم سے دیکھتے ہیں، تاریخ پڑھتے ہیں، واقعات دیکھتے ہیں۔ UK میں جو اسلام کا عروج ہوا اس کو دیکھتے ہیں۔ پھر جو ترقیات اسلام کے ذریعہ سے اس وقت ملیں اس سے متاثر ہوتے ہیں اور پھر کیونکہ جماعت احمدیہ بعض علاقوں میں بہت مختصر تعداد میں ہے، اتنا تعارف بعض جگہ پر نہیں ہے، لوگ جانتے نہیں ہیں، تو جن مسلمان گروہوں کے پاس جاتے ہیں ان کے ذریعہ سے جب مسلمان ہوتے ہیں تو بعض دفعہ غلط راستوں پر چل پڑتے ہیں۔ اس لئے مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ فرانس کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک جرمن ڈپلومیٹ آئے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ جرمنی کے نوجوانوں کا اسلام کی طرف بڑا رجحان ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ اگر ہم نے مسلمان ہی ہونا ہے تو پھر احمدی مسلمان ہوں تاکہ صحیح راستے پر چلنے والے ہوں۔ تو یہ جو رجحان پیدا ہورہا ہے اس کو سنبھالنا ہے اور جب ہم مسجد بناتے ہیں تو ایک نیا تعارف جماعت کا ہوتا ہے۔ نئے نئے تعارف کے راستے کھلتے ہیں۔

امیر صاحب نے جو رپورٹ دی تھی اس میں لجنہ کی تعریف کی گئی تھی کہ فنڈز کی وصولیوں میں لجنہ اماء اللہ UK نے اپنا وعدہ پورا کردیا ہے لیکن خدام الاحمدیہ پہ ان کو کچھ شکوہ تھا۔ تو جہاں تک خدام الاحمدیہ کا سوال ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بھی اپنا وعدہ پورا کردیا لیکن بہرحال اگر نہیں کیا تو وہ اس شکوہ کو دُور کریں۔

دوسری مسجد کا جو مَیں نے کہا کہ شیفیلڈ میں مسجد بن رہی ہے یہاں بھی 1985ء سے جماعت قائم ہے اور اب جہاں موجودہ جائیداد (پراپرٹی) خریدی گئی ہے اور مسجد بنائی ہے یہ 2006ء میں خریدی گئی تھی اور وہاں بھی 5 لاکھ پاؤنڈ کی لاگت سے مسجد تیار ہوئی ہے۔ 2006ء میں وہاں چند ایک لوگ تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 200 کی جماعت ہے۔ اس مسجد کی گنجائش بھی 300 نمازیوں کی ہے۔

اسی طرح کچھ سینٹرز خریدے گئے ہیں۔ لیمنگٹن سپا (Liamington Spa) میں اور ہڈرزفیلڈ میں ایک نئی جگہ خریدی گئی ہے۔ یہ ڈیڑھ ایکڑ کی جگہ ہے جہاں انشاء اللہ کسی وقت آئندہ جلد امید ہے مسجد تعمیر ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی جلد تعمیر کرنے کی توفیق دے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرنا چاہئے کہ دنیائے احمدیت میں مسجدوں کی تعمیر کی طرف جو توجہ ہورہی ہے اس میں UK والے بھی حصہ دار بن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو جلد جو ٹارگٹ مَیں نے بیان کیا ہے اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کیا عمارت بنا دینا اور ایک خوبصورت عمارت بنا دینا کافی ہے۔ کیا یہی بات ہمیں اس حدیث میں بتائے گئے انعام کا وارث بنائے گی جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دنیا میں اللہ کا گھر بنایا اس نے اگلے جہان میں اپنا گھر بنایا۔ یقیناً مسجد بنانا ایک نیک کام ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے تبھی تو اگلے جہان میں بھی اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنانے کی خوشخبری دی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے اس گھر کو تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے وہ مقصد پورا کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ اپنی نیتوں کو خالص کرتے ہوئے وہ جذبہ پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو دلوں کا حال جانتا ہے، جس کے علم میں ہے کہ بندے کے دل میں کسی کام کے کرنے کی نیت کیا ہے اُس خدا کے لئے وہ خالص دل پیدا کرنا ضروری ہے جس میں اس کی رضا کے حصول کا مقصد کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔ جس میں خالصتاً للہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا جذبہ بھی موجزن ہو۔ پس مَیں امید کرتا ہوں کہ مسیح محمدی کے غلام ہونے کے ناطے یقیناً یہ جذبہ ہر احمدی کے دل میں ہے اور یہاں بھی ہر احمدی کے دل میں یہ مسجد تعمیر کرتے وقت پیدا ہوا ہوگا۔ کیونکہ اگر یہ جذبہ نہیں تو ایسی مسجد کے بدلے اگلے جہان میں مسجد بنانے یا گھر بنانے کا کیا سوال ہے، اس دنیا میں ہی ایسی مسجد کو زمین بوس کرنے کا حکم دیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو۔ چنانچہ جب مخالفین اور منافقین نے اللہ کے نام پر دُنیا کو دھوکہ دینے کے لئے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ نے اسے گرانے کا حکم دیا۔

اس بات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ۔ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (التوبۃ:107-109) اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے ہی سے لڑائی کررہا ہے ایک مسجد بنائی، ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا کچھ نہیں چاہتے تھے۔ جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ تُو اس میں کبھی کھڑا نہ ہو یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں نماز کے لئے قیام کرے۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہوجائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فرمایا: پس جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور اس کی رضا پر رکھی ہو کیا وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلے ڈھے جانے والے کنارے پر رکھی ہو۔ پس وہ اسے جہنم کی آگ میں ساتھ لے گرے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسیحؑ محمدی کے غلاموں میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس زمانے میں اپنی پہچان کرانے کے لئے بھیجا تھا۔ جن کی بعثت کا مقصد ہی یہی ہے کہ بندے کو خدا کے قریب کرنا اور مخلوق خدا کا حق ادا کرنا۔ مخلوق کو مخلوق کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا۔ ہم سے تو کبھی یہ توقع کی نہیں جاسکتی کہ ہماری مسجدیں کبھی بھی ایسی مسجدیں ہوں جن کا مقصد تکلیف پہنچانا ہو۔ یا جس میں اللہ معاف کرے کبھی کفر کی تعلیم دی جائے یا مومنوں میں پھوٹ ڈالنے کا ذریعہ بنے یا اللہ اور رسول کے مخالفین کو کبھی ہم پناہ دینے والے ہوں۔ پس جب ہم کبھی ان برائیوں کے کرنے والے نہیں ہوسکتے تو پھر ہمیں اپنے ماحول میں اس بات کو پھیلانا ہوگا۔ اس مسجد کی تعمیر کے بعد پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں جس مسیح ومہدی نے آنا تھا اور دنیا کی تکلیفیں دُور کرنے کے لئے آنا تھا وہ آچکا اور ہم اس کی جماعت کے فرد ہیں۔ ہم اُس کو ماننے والے ہیں۔ ہم وہ ہیں جو تکلیف کا تو سوال نہیں محبت اور پیار کی شمعیں دلوں میں جلانے والے ہیں۔ ہم اُس مسیح محمدی کے ماننے والے ہیں جس نے اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے تاکہ ''سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں''۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

پس ہماری مساجد اس تعلیم کا پرچار کرنے والی ہوں جو پیار محبت اور حلم کی بنیاد ڈالنے والی ہے۔ ہم تو ہر حال میں صلح کا ہاتھ بڑھاتے ہوئے دنیا کو امن دینے کے خواہش مند ہیں۔ ہم نے تو دنیا کی تکلیفیں دُور کرنے کے لئے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں اور ہمیشہ قربانیاں دیتے چلے جائیں گے۔ آج دنیا میں جماعت احمدیہ کا تعارف ہی دنیا کی تکلیفوں کو دُور کرنے میں صف اوّل میں رہنے والوں کے حوالے سے ہے۔ جو لوگ بھی ہمیں جانتے ہیں، وہ اسی لئے جانتے ہیں کہ یہ ایک امن پسند جماعت ہے۔ بلکہ مَیں تو یہ کہوں گا کہ ہم سب سے آگے ہیں کیونکہ ہماری خدمات بے لوث ہیں اور جہاں بھی موقع ملتا ہے بغیر امتیاز کے ہر جگہ پر ہیں۔

افریقہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے خدمت کررہے ہیں۔ جزائر میں خدمت کررہے ہیں۔ ساؤتھ امریکہ میں خدمت کررہے ہیں۔ پھر احمدیوں کی انجینئرز ایسوسی ایشن ہے۔ UK والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں افریقہ میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی بہت کام کررہے ہیں۔ تو ہر جگہ ہمارا کام تو خدمت کرنا ہے تاکہ لوگوں کی تکلیفیں دور ہوں۔ پینے کے لئے جہاں پانی مہیا نہیں وہاں پینے کے لئے پانی مہیا کرتے ہیں۔ غرض بے شمار طرح کی خدمتیں ہیں جو جماعت احمدیہ انجام دے رہی ہے۔

پھر جو مَیں نے آیات پڑھی تھیں ان میں ایک برائی اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کی جو خدا تعالیٰ کی خاطر نہ بنائی جائے یہ بیان فرمائی کہ کفر پھیلانے والی ہے۔ جبکہ ہماری مساجد تو خدائے واحد کی عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ ہماری مساجد تو اپنے مقصد پیدائش کا حق ادا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں اور وہ مقصد ہے ایک خدا کی عبادت کرنا۔ اس علاقہ میں مسلمانوں کی بھی کافی آبادی ہے۔ مَیں نے جیسے ذکر کیا ان کی بہت ساری مساجد بھی ہیں ان میں سے ایک طبقہ کو تو ہماری مسجد کا بننا پسند نہیں آیا اس لئے تعمیر کے دوران بعض لوگوں نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ بعض غیر مسلموں نے بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ لیکن ان کے یہ فعل اور عمل ہمیں اپنے خدا کی عبادت کا پہلے سے بڑھ کر حق ادا کرنے والا بنانے والے ہونے چاہئیں۔ اپنے خدا سے تعلق میں پہلے سے بڑھ کر ہماری کوشش ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے بننا چاہئے۔ اس ارشاد میں اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

''وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہوچکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں''۔ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

تو یہ آپؐ کا کام تھا کہ وہ خالص توحید جو دنیا سے ختم ہوگئی ہے اس کو نہ صرف قائم کرنا بلکہ اس کا ایسا پودا لگانا جو کبھی سوکھنے والا نہ ہو، ہمیشہ ہرا بھرا رہے۔ اور ہم وہ لوگ ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ ہم اس پودے کی شاخیں ہیں۔ جب تک ہم سرسبز شاخیں رہیں گی اس کا حق ادا کرتی رہیں گی توحید کا حق ادا کرتے رہیں گے ہم اس پودے سے جڑے رہیں گے۔ ورنہ سوکھے پتوں کی طرح اور سوکھی ٹہنیوں کی طرح علیحدہ ہو جائیں گے۔

پس ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر اپنوں کو بھی اور غیروں کو بھی اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کروانا ہے کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کرنے کے لئے مسجدیں بنانے والے ہیں۔ اور شرک کے خاتمے کے لئے ہر قربانی کرنے والے ہیں تاکہ دنیا سے ہمیشہ کے لئے کفر و الحاد ختم ہو جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مساجد بنانا ان کا کام نہیں جو مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے والے ہوں۔ پس آج ہم میں سے ہر احمدی کا یہ نعرہ ہونا چاہئے اور صرف نعرہ نہیں اس کے ہر قول اور عمل سے اس بات کا اظہار ہونا چاہئے کہ وہ محبتوں کا علمبردار ہے۔ وہ دلوں کو جوڑنے والا ہے۔ وہ فتنہ و فساد کو دنیا سے عمومی طور پر ختم کرنے والا ہے اور خاص طور پر اپنے معاشرے سے اپنے اندر سے ختم کرنے والا ہے اور وہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا عملی اظہار کرنے والا ہے۔ تبھی یہ مسجد ہمارے اس مقصد کو پورا کرنے والی ہوگی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ تبھی ہماری تبلیغ دوسروں کے دلوں پر اثر کرنے والی ہوگی۔ تبھی ہم اپنے ان مسلمان بھائیوں کے بھی دل جیتنے والے ہوں گے جن کو ان کی لاعلمی اور غلط راہنمائی نے شکوک و شبہات میں ڈالا ہوا ہے۔ کیونکہ اب اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؐ کے عاشق صادق اور مسیح محمدی نے ہی تمام مسلمانوں کو امت واحدہ بنانے کا کردار ادا کرنا ہے۔ اب اس مسیح محمدی کی جماعت کی ذمہ داری ہے کہ مومنوں کا حقیقی کردار ادا کریں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حقیقی تعلیم کو اپنے پر لاگو کریں۔ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں اور اِس مسجد کو اُس مسجد کے نمونے پر قائم کر دیں جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور اس کی رضا پر رکھی گئی تھی۔ ورنہ جو مسجد بغیر تقویٰ کے اور تقویٰ کے مقاصد پورا نہ کرتے ہوئے تعمیر کی جائے وہ آگ کے کنارے پر بننے والی مسجد ہے۔ ایسی عمارت ہے جو آگ کے کنارے پر بنائی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ اس کی اس طرح وضاحت فرمائی کہ دریا کا کنارہ تو پانی میں گرتا ہے۔ اب دریا چوڑا ہو جاتا ہے۔ اس سے مزید لوگوں کو فائدہ ہی ہوتا ہے لیکن نفاق کا کنارہ آگ میں گرتا ہے۔ جو مسجدیں خالص اللہ کی رضا کے لئے نہ ہوں، اس مسجد کی مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ وہ آگ میں گرنے والی مسجد تھی۔ ہم تو نفاق سے پاک اور خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ ہماری مسجدیں تو انشاء اللہ ان مسجدوں کا کردار ادا کرنے والی ہیں جو ہر قربانی کرنے والے کے لئے جنت میں گھر بنانے کی ضمانت دینے والی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ مثال دے کر منافقین اور مخالفین کی ایسی حرکتوں کا ذکر کیا ہے جن سے مومنوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو یا یہ ارادہ ہو کہ ہمیں نقصان پہنچانا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے یہ تسلی بھی دلائی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ کوشش ناکام ہوئی۔ تو آئندہ بھی اگر مومن، خالص مومن، ایمان کا مظاہرہ کرتے رہیں گے اور تقویٰ پر قائم رہیں گے تو خدا تعالیٰ مومنوں کی جماعت کو ہر شر اور تکلیف سے بچانے کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔

لیکن یہاں مومنوں پر بھی ذمہ داری ڈالی ہے کہ اس مسجد کی مثال تمہارے سامنے ہے جس کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائی گئیں۔ اس سے مراد مسجد نبوی ہے جس کی بنیادیں عاجزی اور دعاؤں سے اٹھائی گئیں جو تقویٰ کے قیام کے لئے بنائی گئی۔ پس آئندہ بھی مومن ہمیشہ اپنے سامنے وہ نمونے رکھیں جو آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ نے اس مسجد کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے قائم کئے تھے۔ ورنہ کوئی ضمانت نہیں کہ تمہاری مساجد تمہیں خدا کا قرب دلانے والی بنیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اپنے دلوں کو پاک کرنے کی خواہش رکھنا اور اس کے لئے تقویٰ پر قدم مارنا انتہائی ضروری چیز ہے۔

پس ہر احمدی جب بھی مسجد بنائے اسے ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اس کی تعمیر کا مقصد ایک خدا کی عبادت کرنا اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔

تقویٰ کیا ہے یا متقی کون ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:
"اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا رہے اس کو متقی کہتے ہیں"۔

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے۔" یعنی تقویٰ ہی اس کا بنیادی مقصد ہے۔ فرمایا کہ "اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں"۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ 411۔ الحکم جلد 11 نمبر 28 مورخہ 10/اگست 1907ء صفحہ 14)

اللہ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے کہ نمازیں صرف بے فائدہ ہی نہیں ہیں بلکہ دوزخ کی طرف لے جانے والی ہیں۔ ہم مسجد کی باتیں کر رہے ہیں کہ اس کا مقصد تقویٰ کا قیام ہونا چاہئے اور اس تقویٰ کے حصول کے لئے ایک مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے بنانے سے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر دیتا ہے۔ یہاں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انذار فرمایا ہے۔

تو ہر وہ شخص جو مسجد کے لئے قربانی دینے والا ہے اُسے پہلی بات ہمیشہ یہ پیش نظر رکھنی چاہئے کہ مسجد بناتے ہوئے نیت صاف ہو، ہر قسم کے فتنہ و فساد سے پاک ہو۔ اب جو نمازیں پڑھنے والے ہیں ان کے بارہ میں فرمایا کہ اگر تقویٰ نہیں تو بے شک ظاہری نمازیں تم لوگ پڑھ رہے ہو یہ بے فائدہ ہے۔ انسان اگر غور کرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پھر ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ "جہاں تقویٰ نہیں وہاں حسنہ حسنہ نہیں اور کوئی نیکی نیکی نہیں ہے۔"
(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ 410۔ الحکم جلد 5 نمبر 32 مورخہ 31/اگست 1901ء صفحہ 3)

پس ہمیں اس بات پر ہی خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے ایک بہت خوبصورت مسجد بنا لی جو دُور سے نظر آتی ہے اور اس شہر میں بڑی نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اصل خوبصورتی اس کی اس وقت ظاہر ہوگی جب ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے اس مسجد کی تعمیر کے مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ خالص اللہ کا ہو کر اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرے اور پہلے سے بڑھ کر آپس میں پیار محبت اور بھائی چارے کے تعلقات پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کی غلطیوں سے صرف نظر کرنے والا ہو، ان کو معاف کرنے والا ہو۔ اپنے دلوں کو ہر قسم کے کینوں اور بغضوں سے پاک کرنے والا ہو۔ اپنوں اور غیروں ہر ایک کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ عاجزی اور انکسار دلوں میں پیدا کرنے والے ہوں۔ تبھی اس مسجد کی تعمیر سے فیض پاتے ہوئے جنت میں خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے گھر میں ہم جگہ پانے والے ہوں گے۔ تبھی ہماری نمازیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مقام حاصل کرنے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جو آیت مَیں نے شروع میں تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے دو اہم حکم عطا فرمائے ہیں جو قرآن کریم کی ابتداء سے لے کر آخر تک مختلف حوالوں اور مختلف طریق پر مسلسل بیان ہوئے ہیں اور ان میں سے پہلا حکم نمازوں کا قیام ہے۔ جس کے بارہ میں بھی مَیں نے تھوڑی سی توجہ دلائی ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی نمازوں کی حفاظت ہر مومن پر فرض ہے اور یہی بات پھر مزید تقویٰ میں بڑھائے گی۔

نماز کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:
"نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔"
(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 68-69)

اور جب اثر ہوگا تو پھر تقویٰ کے معیار بھی بڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرب نماز کو سمجھ کر پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اب جبکہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ کی ذمہ داری بڑھے گی کیونکہ مَیں نے یہی دیکھا ہے کہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ عموماً تعارف بڑھتا ہے اور نئے راستے تبلیغ کے کھلتے ہیں تو اس کے لئے بھی اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی ضرورت ہے تاکہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر ہو۔ اور ان نمازوں کی وجہ سے آپ کو اپنی اصلاح کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچانے کے بہتر مواقع بھی حاصل ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج بھی نکلیں گے۔

اب اس آیت میں بیان کردہ دوسرے حکموں کی طرف آتا ہوں۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ بریڈفورڈ کی مسجد اور ہارٹلے پول کی مسجد کی بنیاد مَیں نے ایک دن کے وقفہ سے رکھی تھی۔ پہلے بریڈفورڈ کی، اس سے اگلے دن ہارٹلے پول کی مسجد۔ لیکن ہارٹلے پول کی مسجد آج سے دو سال پہلے مکمل ہوگئی کیونکہ چھوٹی تھی اس لئے جلدی مکمل ہوگئی۔ لیکن بریڈفورڈ کی مسجد کو کچھ عرصہ لگ گیا۔ بہرحال جو بات مَیں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ کہ ہارٹلے پول کی مسجد کا جب افتتاح ہوا تو اس وقت بھی یہ اتفاق تھا یا اللہ تعالیٰ کا خاص تصرف تھا کہ تحریک جدید کے سال کا وہاں مَیں نے اعلان کیا اور لندن سے باہر تحریک جدید کے نئے سال کا جو پہلا اعلان میری طرف سے ہوا تھا وہ وہیں تھا۔ اور آج آپ کی مسجد کے افتتاح پر بھی اتفاق سے وہ دن ہے جب تحریک جدید کا پرانا سال ختم ہوا اور نئے سال کا آغاز ہو رہا ہے۔

تحریک جدید کے قیام کی وجہ دشمنانِ احمدیت کی بڑھتی ہوئی دشمنی تھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو اس وقت دشمن کے احمدیت کو ختم کرنے کے بڑے شدید منصوبے تھے۔ لیکن آپؓ نے جب جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے سے احمدیت کی تبلیغ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلی۔ آج ہم جو مسجدیں بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں، سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اصل میں اسی تحریک کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی دعاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انعامات سے نواز رہا ہے۔ ایک جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جوش کے ساتھ مالی قربانی کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے اور یہی دشمنوں کی کوششوں کا جواب ہے۔

اس آیت میں جو دوسری بات بیان کی گئی ہے وہ یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے کہ مال خرچ کرو۔ ہر عقلمند جانتا ہے کہ یہاں مال خرچ کرنے سے مراد خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ جس سے لٹریچر وغیرہ کی اشاعت کی تبلیغی ضروریات پوری ہوں۔ مساجد کی تعمیر ہو سکے۔ نئے مشن کھل سکیں۔ مبلغین تیار ہو سکیں۔ پہلے تو قادیان میں ایک جامعہ احمدیہ تھا اور ایک ربوہ میں۔ دو جامعہ تھے۔ اب مبلغین کی نئی ضروریات کو پورا کرنے کے

لئے اور مبلغین کو تیار کرنے کے لئے کئی جگہ جامعات کھل چکے ہیں تا کہ جو نئی ضروریات آئندہ پیش آنے والی ہیں ان کو پورا کیا جاسکے۔ برطانیہ بھی ان خوش قسمت ملکوں میں سے ہے جہاں جامعہ احمدیہ قائم ہے۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ مال خرچ کرو تو اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ صرف ایک کام کرکے بیٹھ نہ جاؤ بلکہ جس طرح تمہارے لئے نمازوں کی طرف مستقل توجہ کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح مالی قربانیوں کی بھی ضرورت ہے۔ ایک دفعہ کی مالی قربانی سے تمہارا فرض پورا نہیں ہوجاتا۔ ایک مسجد بنانے سے مالی قربانیوں میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ تھوڑا سا لٹریچر شائع کرنے سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ بہت ہو گیا۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے نئے راستے بھی اللہ تعالیٰ خود بخود کھول رہا ہے اور اس کے لئے اخراجات کی بھی ضرورت ہے۔ ان نئے راستوں میں جیسے ہم دیکھتے ہیں ایم ٹی اے بھی ہے۔ آج پہلی دفعہ یہاں اس شہر سے براہ راست دنیا خطبہ بھی سن رہی ہے۔ ایم ٹی اے کا تبلیغ کے میدان میں بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا میں اس کی وجہ سے نہ صرف احمدیت کا تعارف ہو رہا ہے بلکہ اکثر ممالک کی اکثر جگہوں پر احمدیت اور اسلام کا پیغام اس کے ذریعہ سے پہنچ چکا ہے۔ اب صرف ملکوں یا چند شہروں میں پیغام پہنچا دینا ہی کافی نہیں ہم نے دنیا کے ہر شہر، ہر گاؤں، ہر قصبے اور ہر گلی میں اس کا پیغام پہنچانا ہے اور بہرحال اس کے لئے قربانیاں دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اسی لئے آپ لوگ اپنے عہدوں میں یہ عہد کرتے ہیں کہ جان و مال، وقت اور عزت قربان کروں گا۔ کس لئے؟ بغیر کسی مقصد کے لئے تو نہیں کرنا؟ اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام پہنچانے کے لئے کرنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کے لئے کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ احباب جماعت کے دل میں وہ خود جوش ڈالتا ہے کہ وہ مالی قربانی کریں۔ آج دنیا جب مالی بحران میں گرفتار ہے احمدی کو اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ تمہاری عبادتیں اور تمہاری مالی قربانیاں تمہیں اس کے بداثرات سے محفوظ رکھیں گی۔ کیونکہ مومن کی نظر اپنی آخری منزل کی طرف ہوتی ہے اور ہونی چاہئے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ دنیاوی تجارتیں اور روپیہ پیسہ کام آئے گا۔ نہ تمہاری دوستیاں کام آئیں گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی گئی عبادتیں اور مالی قربانیاں کام آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر بڑا احسان ہے کہ احمدیوں نے اس پیغام کو سمجھا ہے۔ مالی قربانیوں کے بوجھ بعض دفعہ اتنے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ احساس ہوتا ہے کہ بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی ایک بہت بڑی تعداد جن کو قربانی کی عادت پڑ چکی ہے وہ قربانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ مسجد بنائی تو بعض نے اس میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایک شخص کو مَیں جانتا ہوں جو عارضی طور پر یہاں آیا ہوا تھا، اس کے پاس جو کچھ بھی تھا اس نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے دے دیا اور مجھے اس سے کہنا پڑا کہ نفس کا بھی حق ہے، اس کو بھی ادا کرنا چاہئے۔

پھر تحریک جدید کا سال جن کو پتہ ہے کہ 31/اکتوبر کو ختم ہوتا ہے تو اس دن سے تیار ہو کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کہ کب خطبہ آئے اور مَیں نئے سال کا اعلان کروں تو ہم اپنا چندہ دیں یا وعدہ لکھوائیں۔ مَیں جانتا ہوں کہ ایسے بھی ہیں جو رقم جمع کرکے بیٹھے ہوتے ہیں کہ جب اعلان ہو تو فوری طور پر اپنے وعدے کے ساتھ ادائیگی بھی کر دیں۔ خدا تعالیٰ سے ادھار نہیں رکھتے۔ ایسے بھی ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں کہ اگر قرض لے کر اپنی ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں تو تحریک جدید کا وعدہ اور دوسرے چندے کیوں ادا نہیں کئے جاسکتے۔ حالانکہ نفس کا حق ادا کرنا بھی بڑا ضروری ہے۔ لیکن ہر ایک کا اپنے خدا کے ساتھ علیحدہ معاملہ ہے۔ اس لئے باوجود بہت سے لوگوں کے علم ہونے کے کہ ان کی ایسی حالت نہیں ہے، میں ان کو یہ نہیں کہتا کہ چندہ واپس لے لو۔ ان کو توجہ ضرور دلاتا ہوں کہ اپنا اور اپنی بیوی بچوں کا حق بھی ادا کرو۔ تو جواب ان کا یہی ہوتا ہے کہ یہی تو ہم خدا تعالیٰ سے سودا کرتے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کی بیویاں بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کر رہی ہوتی ہیں اور احمدی عورتیں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ ماشاء اللہ مردوں سے مالی قربانی میں زیادہ آگے بڑھی ہوئی ہیں۔ ابھی آپ نے سنا مَیں نے رپورٹ میں بتایا تھا کہ امیر صاحب نے مجھے رپورٹ دی کہ لجنہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔

اسی طرح جرمنی میں جو برلن کی مسجد ہے لجنہ تعمیر کر رہی ہے وہاں بھی لجنہ UK نے تقریباً پونے دو لاکھ پاؤنڈ ادا کئے ہیں۔ برطانیہ میں جو نئی مسجدیں بنانے اور سینٹرز خریدنے کی رَو چلی ہے اس میں بھی مَیں سمجھتا ہوں کہ احمدی عورتوں کا بڑا ہاتھ اور کردار ہے۔ اس کا اظہار کئی میٹنگز میں اور شوریٰ میں احمدی عورتوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ میرے سامنے بھی کئی دفعہ ہو چکا ہے۔ ملاقاتوں میں بھی اظہار کرتی ہیں کہ فوری طور پر مسجد بنی چاہئے کیونکہ یہ ہمارے بچوں کی تربیت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ پس یہ ہے احمدیت کی خوبصورتی۔ یہ ہے وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم میں پیدا کیا ہے، ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں میں بھی پیدا کیا ہے اور جب تک کہ یہ روح ان میں قائم رہے گی، ان کی نسلوں میں عبادتوں میں ترقی کرنے والے اور مالی قربانی کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ ان کی نسلیں بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ہمیشہ ایسی قربانی کرنے والی عورتیں، ایسی قربانی کرنے والے مرد، بچے اور بوڑھے عطا فرماتا چلا جائے، جو دنیا کی دوستیوں اور دنیا کی تجارتوں کی طرف دیکھنے کی بجائے آخرت پر نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ہوں اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں۔

اب مَیں آخر میں وہ اعداد و شمار پیش کر دیتا ہوں جن میں تحریک جدید کا موازنہ ہوتا ہے کیونکہ اس کا بھی دنیا کو انتظار ہوتا ہے۔ تحریک جدید کا 74 واں مالی سال ختم ہوا ہے اور نیا 75 واں سال شروع ہو گیا ہے۔ اور جو رپورٹس آئی ہیں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر جماعت کو تحریک جدید میں 41 لاکھ 2 ہزار 792 پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی اور یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی کے مقابلے پر 5 لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ باوجود اس کے کہ دنیا میں بہت بڑا مالی کرائسز (Crises) آیا ہوا ہے اور عموماً احمدیوں کا مزاج ہر جگہ یہی ہے کہ آخری مہینہ بلکہ آخری دن میں اپنے وعدے پورے کرتے ہیں، سارا سال انتظار کرتے ہیں یا تقسیم کیا ہوتا ہے۔

بہرحال پاکستان دنیا بھر کی جماعتوں میں اس دفعہ بھی مجموعی لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو پہلی دس جماعتیں ہیں، ان کے بارہ میں بتا دیتا ہوں کہ پاکستان نمبر 1، پھر امریکہ، پھر برطانیہ۔ لیکن امریکہ نمبر 2 تو آ گیا ہے، اس وجہ سے کہ آخر میں جب ہم نے Calculate کیا تو ڈالر کا ریٹ کچھ بہتر ہو گیا تھا لیکن ٹوٹل وصولی ان کی گزشتہ سال سے کم ہے اس لئے امریکہ کو توجہ کرنی چاہئے اور نمبر تین برطانیہ ہے۔ اس سال برطانیہ نے وصولی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 74 ہزار پاؤنڈ زائد وصولی کی ہے۔ اور پھر نمبر 4 جرمنی ہے، پھر کینیڈا، انڈونیشیا، انڈیا، بیلجیم اور آسٹریلیا آٹھویں نمبر پر ہے۔ نویں نمبر پر سوئٹزرلینڈ (پہلے نکل گیا تھا دوبارہ آ گیا ہے) اور دسویں نمبر پر نائیجیریا اور ماریشس۔

نائیجیریا کی جماعت تحریک جدید میں نمایاں طور پر آگے آئی ہے اور مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتوں میں شامل ہو گئی اور اس طرح افریقن ممالک میں نائیجیریا وہ پہلا ملک ہے جو پہلی دس جماعتوں میں آ گیا اور اس نے ایک اچھی مثال قائم کر دی ہے۔ گزشتہ سال سوئٹزرلینڈ جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا نکل گیا تھا اب دوبارہ اپنی پوزیشن پہ آ گیا ہے۔ گھانا، ناروے، فرانس، ہالینڈ اور مڈل ایسٹ کی بعض جماعتیں بھی ادائیگی کے لحاظ سے قابل ذکر ہیں۔ Figure تو نہیں بتاتا لیکن بہرحال انہوں نے ترقی کی ہے۔ مقامی کرنسی میں جن ملکوں نے وصولی کے لحاظ سے نمایاں طور پر آگے قدم بڑھایا ہے، اس میں پاکستان، برطانیہ، کینیڈا، انڈونیشیا، گھانا، سیرالیون، ٹرینیڈاڈ اور سنگاپور شامل ہیں۔

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد بھی پانچ لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے اور گو کہ میرا جو اندازہ تھا اور جو ٹارگٹ میرے ذہن میں ہے اس سے یہ تھوڑی ہے اگر یہ چاہیں اور جماعتیں اگر پوری طرح کوشش کریں خاص طور پر افریقہ کی جماعتیں تو ایک سال میں ہی یہ تعداد تین گنا زیادہ ہو سکتی ہے اور پھر آگے جمپ (Jump) کرتی چلی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس میں تعداد کے لحاظ سے بھی جو اضافہ کرنا ہے، جیسا کہ مَیں نے کہا افریقہ میں نائیجیریا نے سب سے زیادہ اضافہ کیا ہے اور توجہ کی ہے، پھر گھانا نے اضافہ کیا ہے، کینیڈا ہے، ہندوستان ہے، جرمنی ہے، برطانیہ ہے، انڈونیشیا ہے، بینن ہے، نائیجریا ہے اور آئیوری کوسٹ ہے تو پانچ ممالک افریقہ کے شامل ہوئے ہیں اور مزید اگر توجہ دیں تو یہ تعداد بہت بڑھ سکتی ہے۔ جو سب سے پہلا دفتر شروع ہوا تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک کا اجراء فرمایا تھا وہ دفتر اوّل کہلاتا ہے جس کے 19 سال تھے، اور اس میں جو مرحومین ہیں ان کے کھاتے زندہ کرنے کے لئے بھی کہا گیا تھا تو یہ تقریباً تمام کھاتے 3 ہزار 851 زندہ کر دیئے گئے ہیں۔ کچھ تو انہوں نے خود ہی ان کے ورثاء نے، عزیزوں نے جاری کئے تھے، باقی جو تھے وہ مرکزی طور پر بعض نے یہاں یورپ سے رقوم بھیجیں ان سے 272 کھاتے پورے کر دیئے گئے۔

پاکستان کی رپورٹ بھی پیش کی جاتی ہے اس میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے 3 بڑی جماعتوں میں اوّل لاہور، دوم ربوہ اور سوم کراچی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے رہنے والوں نے اپنی مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو فیصد اضافہ ہے وہ بہت زیادہ کیا ہے۔ اگر وصولی کے لحاظ سے دیکھا جائے نمبر 1 پہ ربوہ، نمبر 2 پہ کراچی اور نمبر 3 پہ لاہور چلا گیا ہے۔ وصولی کے لحاظ سے پاکستان کی جو باقی پہلے دس نمبر کی جماعتیں ہیں، وہ ہیں راولپنڈی، اسلام آباد، سیالکوٹ، ملتان، کوئٹہ، شیخوپورہ، اوکاڑہ، حیدرآباد، بہاولپور، ساہیوال۔ اور ضلعوں میں پہلے دس اضلاع ہیں، سیالکوٹ، میرپور خاص، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، گجرات، بہاولنگر، نارووال، میرپور آزاد کشمیر، پشاور اور بدین۔ پھر جنہوں نے اپنی وصولیوں میں نمایاں پیشرفت کی ہے ان میں سانگھڑ، واہ کینٹ، کنری، کھوکھر غربی (یہ چھوٹی جماعتیں ہیں) 166 مراد، ندیم آباد، بشیر آباد، گھٹیالیاں خورد، صابن دستی۔

انگلستان کی جو پہلی بڑی دس مجالس ہیں انہوں نے اس دفعہ یہ کیا ہے کہ بڑی اور چھوٹی علیحدہ کر دی ہیں۔ کیونکہ چھوٹی جو تھیں وہ بڑی سے آگے نکل جاتی تھیں۔ شاید شکوے کو دور کرنے کے لئے لیکن وصولی کے لحاظ سے بہرحال چاہے اس کو چھوٹی کہیں یا بڑی سکنتھورپ آگے ہی ہے۔ حلقہ مسجد فضل نمبر 1 پہ ہے، ووسٹر پارک نمبر 2 پہ، ویسٹ ہل 3 پہ، ٹوٹنگ 4 پہ، سٹن 5 پہ، نیو مالڈن 6 پہ، بریڈفورڈ نارتھ اینڈ ساؤتھ ساتویں نمبر پہ۔ (شکر ہے کچھ آگے پوزیشن آ رہی ہے)۔ مانچسٹر آٹھ پہ، جلنگھم 9 پہ اور 10 نمبر پہ انرز پارک۔ اور چھوٹی جماعتیں جو انہوں نے لی ہیں ان میں سکنتھورپ نمبر 1 پہ، وولورہیمپٹن نمبر 2 پہ، برسٹل 3، سپین ویلی 4، لمنگٹن سپا 5، بورنمتھ 6، نارتھ ویلز 7، ووکنگ 8، کیتھلے 9، ڈیون اور کارنوال 10 نمبر پہ۔

امریکہ میں سیلیکون ویلی نمبر 1 پہ، شکاگو ویسٹ نمبر 2 پہ، ناردرن ورجینیا نمبر 3 پہ، ڈیٹرائیٹ نمبر 4 پہ اور کینیڈا کی جو تین جماعتیں ہیں کیلگری نارتھ ایسٹ پہلے نمبر پہ، کیلگری نارتھ ویسٹ 2 پہ، اور پیس ویلج نمبر 3 پہ۔ میرا تو خیال تھا کہ پیس ویلج نمبر 1 پہ آئے گا۔

بہرحال اللہ تعالیٰ ان سب مالی قربانی کرنے والوں کو جزا دے، ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور آئندہ بھی یہ اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے مالی قربانی کی روح کو قائم کرتے ہوئے قربانیاں کرتے چلے جانے والے ہوں اور اپنی عبادتوں کے معیار بڑھاتے چلے جانے والے ہوں۔

نظام وصیت
ایک بابرکت نظام

(شوکت علی مبلغ سلسلہ راجوری)

دنیا میں مختلف قسم کے نظام پائے جاتے ہیں ہر نظام نے بھرپور کوشش کر کے دیکھ لیا تا کہ انسانی ضروریات کو پورا کر کے نتیجۃً ناکامیابی اور مایوسی کا سامنا کرنا پڑا چونکہ انسانی سوچ محدود ہے وہ لاکھ کوشش کرے انسان کی تمام ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی نظاموں میں کہیں نہ کہیں نقص ضرور پایا جاتا ہے۔

دنیا میں دو نظام جاری ہیں ایک روحانی دوسرا جسمانی یا مادی ان دونوں نظاموں کے مقابلہ پر اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو دو محبتیں ودیعت کی ہیں ایک طرف اگر اسے محبت الٰہی اور عشق خدا کا جرعہ کنار عطا ہوا ہے تو دوسری طرف بنی نوع انسان کی گہری محبت عطا ہوئی ہے اور ان دونوں محبتوں کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد مقرر کئے گئے۔ محبت اور عشق کے ان واجبات کو ادا کرنے پر وہ شیریں ثمرات حاصل کرتا ہے اور ان حقوق کی ادائیگی کے بغیر انسان کہلانے کا ہی مستحق نہیں ہے چونکہ انسان کے معنی ہی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ان دونوں محبتوں کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ابتداء آفرنش سے مناسب حال تعلیم اور روحانی تربیت کا انتظام ہر زمانہ اور ہر قوم میں فرمایا بتدریج انسان کو اپنی ربوبیت کے سایہ میں لیتا رہا حتیٰ کہ اس کا ارتقاء کامل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل شریعت دے کر رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا اور آپ کو ایسی کامل اور اکمل تعلیم دے کر بھیجا کہ جس کو انسانی فطرت چاہتی تھی اور قبول کرتی تھی اس مکمل ضابطہ حیات میں انسان کی تمام قسم کی ضروریات و حاجات کو پورا کرنے کا طریق موجود ہے خواہ وہ روحانی ہوں یا جسمانی یا پھر مادی گویا زندگی کی ہر ضرورت و ہر شعبہ کو بڑی باریکی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ مادی اور روحانی دونوں طرف سے انسان نے اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے پر کھڑا کر دیا ہے اور اسفل سافلین سے جا ملا ہے ایک طرف تہذیبی برائیاں عروج پر تھیں تو دوسری طرف انسان ذہن حقیقی مذہب (یعنی اسلام) کی تعلیم کو پس پشت ڈال چکا تھا مذہبی دنیا اپنا تمام بھرم کھو چکی تھی ہر طرف روحانی وجسمانی ابتری کا عالم تھا گویا "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ" کا زمانہ پھر سے لوٹ آیا تھا ایسے نازک وقت میں انسانی فطرت چاہتی تھی کہ کاش کوئی ایسا نظام منعد عنداللہ قائم ہو جو کہ انسان کی روحانی واخلاقی اور مادی تمام قسم کی ضروریات کو پورا کر سکے ایسے نازک وقت کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی جگہ دیتے ہوئے اپنی صفت رحمانیت و رحیمیت کو جوش میں لاتے ہوئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اس ڈوبتی کشتی کو کنارے لگانے کے لئے مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا۔ جیسا کہ حضورؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

قرآن پاک کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو چند پیدائشی حقوق دیئے ہوئے ہیں جن کا ملنا انسانی زندگی کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"اِنَّ لَکَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى۔" (سورۃ طہٰ ۱۱۹-۱۲۰)

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسا جنت نظیر معاشرہ عطا فرمایا اور اس کے چند حقوق بیان فرمائے جن کو بنیادی حقوق کہا جا سکتا ہے کہ اے انسان تو اس دنیا میں نہ تو بھوکا رہے گا اور نہ ننگا نہ تو پیاسہ رہے گا اور نہ تمازت آفتاب محسوس کرے گا۔

گویا کہ خوراک، پوشاک اور مکان کی تمام سہولتیں ہر شخص کو حاصل ہونگی اور قرآن پاک کی تعلیم کی رو سے ان اسباب معیشت کا ملنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے چونکہ پیدائشی طور پر انسان اپنی انسانیت میں مساوی اور یکساں ہے انسانی ذہن نے ان انسانی حقوق کو جن کی وجہ سے یہ زمین فتنہ فساد کی آماجگاہ بنی ہے تقسیم کرنے کی از حد کوشش کی اور کئی نظام پیدا ہوئے اور ناکام و نامراد ہوئے۔ دنیا میں دو نظاموں نے بڑی ترقی حاصل کی ہے ایک سرمایہ داری اور دوسرا اشتراکیت کا نظام لیکن یہ بھی اپنی ساکھ کو بچا نہ سکے چونکہ سرمایہ داری نظام میں اگرچہ انفرادیت کو تسلیم کیا ہے لیکن دوسری طرف دولت کو صحیح تقسیم کی طرف توجہ نہیں دی گئی اور نہ ہی ناجائز طور پر حصول مال کا سد باب کیا گیا تمام کاروبار کی بنیاد سود پر رکھی گئی ہے۔ دوسری طرف اشتراکیت کا نظام ہے اس نظام میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ اقتصادی امور میں کسی بھی شخص کی انفرادی آزادی کو تسلیم نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے پیداوار اور جائز کمائی میں شدید کمی واقع ہونے کے امکانات موجود ہیں گویا کہ یہ دونوں نظام افراط وتفریط کی دو راہیں ہیں باوجود اس کے کہ ایک کے پیچھے برطانیہ اور امریکہ ہے اور دوسرے کے پیچھے روس کارفرما ہے لیکن ناقص اصولوں کی وجہ سے تمام دنیا کو ابتلاء میں ڈالا ہوا ہے ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر رحم فرما کر سیدنا حضرت مرزا غلام احمد المسیح الموعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

اسلام میں ابتدائی طور پر زکوٰۃ وعشر وغیرہ ضروری قرار دیئے گئے تھے اور طوعی طور پر بھی غرباء اور مسکینوں کی ضروریات پوری کی جاتی تھیں لیکن اس زمانہ میں جبکہ ساری دنیا ایک قریہ ہو چکی ہے دنیا کی روحانی اور مادی حالت کو سدھارنے کے لئے ایک عظیم الشان نظام کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو رسالہ الوصیت شائع کر کے ایک نظام نو کی بنیاد رکھی اور اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر انسان کی روحانی اور مادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک نظام جماعت المومنین کے سامنے رکھا۔

چونکہ روحانی اور مادی دونوں کائنات ساتھ ساتھ چلتی ہیں اس لئے آپؑ نے روحانیت کے استحکام، فروغ اور اشاعت کے لئے نظام خلافت کی بشارت دی اور عین ان وعدوں و پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جماعت میں نظام خلافت قائم فرمایا جو کہ آج تک اس کے فضل سے جاری وساری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء مبارکہ کے مطابق ایک نظام الوصیت کا اعلان فرمایا اور بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی۔

آپ فرماتے ہیں:

"ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ یہ ان جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۹)

نیز فرمایا کہ: "اس قبرستان میں وہی دفن ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اسلام اور تبلیغ احکام قرآن پر خرچ ہوگا۔"

نیز فرماتے ہیں کہ: "... ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ (رسالہ الوصیت صفحہ ۲۲)

اسی طرح اس نظام نو کے ذریعہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے واجبات کی ادائیگی کا ایک نیا نظام جاری فرمایا جس کی برکت سے دنیا میں ایک شور برپا ہے اور ملکوں کے ملک اور قوموں کی قومیں اس بابرکت نظام میں پروانوں کی طرح داخل ہوتے جا رہے ہیں اس عالمگیر اور عظیم نظام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روحانیت اور مادیت کے تمام مسائل کو حل فرما دیا ہے۔

دنیا میں انسانیت کے لئے اقتصادیت کے مسائل ہمیشہ باعث ابتلاء رہے ہیں کہیں دولت چھیننے کی تعلیم ملتی ہے تو کہیں دولت پر زبردستی قبضہ کرنے کے دروس دیئے جاتے ہیں اس وقت صرف اور صرف نظام وصیت ہی ایسا نظام ہے کہ جس نے بلا جبر کے انسان کی انفرادی آزادی کو قائم رکھتے ہوئے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک ایسا نظام چلایا کہ جس نے دنیا کے تمام نظاموں کو پچھاڑ دیا آج اگر کوئی نظام دنیا کی روحانی و جسمانی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے تو وہ نظام وصیت ہے۔ آج نظام وصیت کی برکت سے جماعت المومنین نے اس نقطہ نظر کو سمجھ لیا ہے اس سے جہاں غرباء کے دل مطمئن ہو رہے ہیں وہاں خود صاحب اموال کے دل میں غرباء کی خدمت کرنے کا جذبہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم نظام وصیت کے حقائق کو سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی کوشش کریں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۱-۱۲)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت المومنین کے تمام افراد کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس روحانی نظام میں داخل ہو کر قربانیوں کے ذریعہ سے اسلام واحمدیت کی ترقی کا باعث ہوں۔ آمین

☆☆☆☆☆

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

کیا بائبل کی پیش کردہ موجودہ تعلیمات پُراَمن ہیں؟

..................(شیخ مجاہد احمد شاستری استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)..................

کرہ ارض پر اس وقت الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ ایک عالمی جھوٹ بڑی تیزی سے پھیلایا جارہا ہے کہ اہل بائبل کا مذہب پر امن ہے اور موسیٰ نے امن اور مسیح نے محبت کی مثال قائم کی ہے جبکہ اس کے مقابل پر اسلام دہشت گردی اور خوں ریزی کا مذہب ہے حقائق کی دنیا میں ذرا بائبل کی اس بات کو دیکھتے ہیں کہ کیا وہ بھی اس بات کو قبول کرتی ہے کہ ''اہل بائبل'' کا مذہب پر امن ہے۔ بائبل کی رو سے خدا کے ناموں میں سے ایک نام ''رب الافواج'' کثرت سے بائبل میں پایا جاتا ہے۔ نیز بائبل کے مطالعہ سے ایک بات کھل کر واضح ہوجاتی ہے کہ کنعان یا فلسطین کا ملک خدا نے بنی اسرائیل (یہود) کی میراث ٹھہرایا تھا اس لئے کنعانیوں اور غیر کنعانیوں سے جنگ کے احکامات الگ الگ ہیں۔

غیر کنعانیوں سے جنگ کا اصول

خدا صاحب جنگ (خروج: ۱۵۔ ۳) نے بائبل میں بتایا کہ ''جب تو کسی شہر سے جنگ کرنے کو اس کے نزدیک پہنچے تو پہلے اسے صلح کا پیغام دینا اور اگر وہ تجھ کو صلح کا جواب دے اور اپنے پھاٹک تیرے لئے کھول دے تو وہاں کے سب باشندے تیرے باجگذار بن کر تیری خدمت کریں اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو تو اس کا محاصرہ کرنا اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کردے تو تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے قتل کر ڈالنا لیکن عورتوں اور بال بچوں اور چوپایوں اور اس شہر کے سب مال اور لوٹ کو اپنے لئے رکھ لینا اور تو اپنے دشمنوں کی اس لوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھ کو دی ہو کھانا۔ ان سب شہروں کا یہی حال کرنا جو تجھ سے بہت دور ہیں۔ (استثناء ۲۰: ۱۰۔ ۱۵)

کنعانیوں سے جنگ کا اصول

''اور جب خداوند تیرا خدا ان کو تیرے آگے شکست دلائے اور تو ان کو مارے تو تو ان کو بالکل نابود کر ڈالنا۔ تو ان سے کوئی عہد نہ باندھنا اور نہ ان پر رحم کرنا۔ تو ان سے بیاہ شادی بھی نہ کرنا۔ نہ ان کے بیٹوں کو اپنی بیٹیاں دینا اور نہ اپنی بیٹیوں کے لئے ان کی بیٹیاں لینا کیوں کہ وہ تیرے بیٹوں کو میری پیروی سے برگشتہ کردیں گے۔ تا کہ وہ اور معبودوں کی عبادت کریں یوں خداوند کا غضب تم پر بھڑکے گا اور وہ تجھ کو جلد ہلاک کردے گا۔ بلکہ تم ان سے یہ سلوک کرنا کہ ان کے مذبحوں کو ڈھا دینا۔ ان کے ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردینا اور ان کے یسیرتوں کو کاٹ ڈالنا اور انکی تراشی ہوئی مورتیں آگ میں ڈال دینا'' (استثناء: ۷۔ ۲۔ ۵)

لمحہ فکریہ: قارئین کرام غور کرنے کا مقام ہے کہ کیا اس تعلیم کے ہوتے ہوئے اہل بائبل اپنے مذہب کو رحم و محبت کا مذہب قرار دے سکتے ہیں؟ اور حقوق انسانی کے تحفظ کے نام پر بنی نوع انسان کو امن و چین سے رکھنے کی نصیحتیں کرسکتے ہیں؟ ہر گز نہیں نیز یہ کہ دنیائے عیسائیت نے بائبل کے برخلاف بت پرستی کو اپنایا۔

موسیٰ اور بنی اسرائیل کی جنگیں

بائبل کے جنگی قوانین پر جب بنی اسرائیل نے عمل کرنا شروع کیا تو بائبل نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے خداوند کے کہنے پر موسیٰ نے مدیانیوں سے بنی اسرائیل کا انتقام لینے کے لئے بارہ ہزار مسلح آدمی جنگ کے لئے چنے اور مدیانیوں سے جنگ کرکے ان کے سب مردوں کو قتل کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کیا سب مال و اسباب اور جانور لوٹ کے ان مدیانیوں کے سب شہروں اور چھاونیوں کو آگ سے پھونک دیا بعد میں موسیٰ کے کہنے پر بچوں میں سے تمام لڑکوں کو قتل کر ڈالا اور جتنی عورتیں مرد کا منہ دیکھ چکی تھیں وہ بھی قتل کردی گئیں لیکن ان اچھوتی لڑکیوں کو جو مرد سے واقف نہیں تھیں اپنے لئے زندہ رکھ لیا۔ (گنتی باب ۳۱)

عمالقہ سے جنگ

موسیٰ کی زیر نگرانی عمالقیوں سے جنگ لڑی گئی اور ان کے لوگوں کو تلوار کی دھار سے شکست دی گئی اور موسیٰ کے بقول خداوند نے قسم کھائی ہے کہ عمالقیوں سے نسل در نسل جنگ کرتا رہے گا

(خروج باب ۱۷: ۸۔ ۱۶)

یشوع کی فتوحات

موسی کے بعد ان کے جانشین ''یشوع'' کی کمان میں جو جنگیں لڑی گئیں ان کے بارے میں بائبل یوں نقشہ کھینچتی ہے

یریحو کی فتح

یشوع کی فوج شہر کی دیوار گرا کر اندر گھس گئی اور اس شہر کے کیا مرد، کیا عورت، کیا جوان، کیا بڈھے، کیا بیل، کیا بھیڑ کیا گدھے سب کو تلوار کی دھار سے بالکل نیست کردیا۔ فقط سونے، چاندی، پیتل اور لوہے کے برتن خداوند کے گھر کے خزانہ میں داخل کئے اور اس شہر اور جو کچھ اس میں تھا، سب کو آگ سے پھونک دیا'' (یشوع باب ۶: ۱۲۔ ۲۷)

عی کی فتح

''یشوع اور اسرائیلیوں نے جنگی چال چلتے ہوئے عی کے لوگوں کو شہر سے باہر نکلوایا اور گھات میں بیٹھے ہوئے اسرائیلیوں نے ان کے پیچھے شہر کو آگ لگادی اور پھر شہر کے مرد و عورت جن کی تعداد بارہ ہزار تھی سب کو تلوار سے مار کے فنا کردیا یہاں تک کہ نہ کسی کو باقی چھوڑا نہ بھاگنے دیا'' (یشوع ۸: ۱۴۔ ۲۹)

قبیلہ دان کی میراث کے لئے جنگ

بائبل کے کتاب ''قضاۃ'' میں لکھا ہے کہ قبیلہ دان کو اپنے رہنے کے لئے میراث نہیں ملی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے پانچ آدمیوں کو میراث کی جگہ ڈھونڈنے کے لئے صرعہ اور استال سے روانہ کیا اور وہ پانچوں ایک علاقے ''لیس'' میں آئے اور دیکھا کہ لوگ اطمینان امن و چین سے رہتے ہیں اور وہ ایسی جگہ ہے جس میں دنیا کی کسی چیز کی کمی نہیں۔ نیز اس ملک میں کوئی حکمران بھی نہیں ہے تو واپس آکر وہ چھ سو مسلح افراد ساتھ لے کر آئے اور پر امن لوگوں کو تہ تیغ کیا۔ شہر کو جلایا اور اس شہر کا نام ''دان'' رکھا (قضاۃ باب: ۱۸)

ساؤل کی جنگ

قاضیوں کے عہد کے بعد بنی اسرائیل میں بادشاہت کا دور آیا۔ بنی اسرائیل کے پہلے بادشاہ کا نام ''ساؤل'' تھا۔ سموئیل نبی نے ساؤل کو مسح کرکے بادشاہ بنانے کے بعد خداوند کا حکم سنایا کہ قوم عمالیق کو بالکل نیست و نابود کردے اور رحم مت کر۔ ساؤل نے سب لوگوں کو تلوار کی دھار سے نیست کردیا لیکن ان کے اچھے اچھے جانوروں اور بچوں کو بادشاہ اجاج سمیت زندہ رکھا اس کی سزا ساؤل کو سموئیل نبی نے یہ بتائی کہ خداوند نے تیرے خاندان سے بادشاہت چھین کر تیرے پڑوسی داؤد کو دے دی ہے (اسموئیل: باب ۱۵)

داؤد کی جنگ

بنی عمون سے داؤد نے جنگ کی ان کے بادشاہ کا سونے کا تاج اور شہر کا بہت سا مال لوٹا۔ لوگوں کو باہر نکال کر ان کو آروں، لوہے کی ہینگوں اور لوہے کے کلہاڑوں کے نیچے کاٹ دیا ان کو اینٹوں کے برادے میں جلایا اور بنی عمون کے سب شہروں سے ایسا ہی کیا۔ (۲ سموئیل ۱۲: ۲۶۔ ۳۲)

یہودہ مکابی کا جہاد

بت پرست بادشاہ ''انطاکس'' کی ظالمانہ دین دشمن پالیسیوں کے خلاف یہودہ مکابی کے باپ نے لوگوں میں تحریک چلائی ایک بڑا گروہ تیار کرکے شہر کو چھوڑ کر ہجرت کرکے پہاڑوں میں جا رہے۔ اس چھوٹی سی فوج کے سپہ سالار ''یہودہ مکابی'' نے ظالم دین دشمن اور بت پرست حکومت کے خلاف چھاپہ مار جنگوں کا آغاز کردیا تب جا کر یہودی حکومت قائم ہوئی''

(مکاتبین باب ۱۔ ۴۔ ۲ مکاتبین باب ۵۔ ۱۰)

مسیح برائے جنگ

قارئین! مسیح کو ''امن کا شہزادہ'' اور محبت کا پیامبر کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہ انجیل جنگ کی سخت مخالف ہے۔ حالانکہ یہ بھی ایک بہت جھوٹ ہے کیونکہ شاگردوں کو تبلیغی مشن پر بھیجتے ہوئے مسیح نے فرمایا تھا کہ ''یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں، صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اسکی ماں سے اور بہو کو اسکی ساس سے جدا کردوں''

(انجیل متی ۱۰: ۳۴۔ ۳۵)

میں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہوں اور اگر لگ چکی ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا'' (انجیل لوقا ۱۲۔ ۲۹)

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں؟ میں کہتا ہوں نہیں بلکہ جدائی کرانے

(انجیل لوقا ۱۲۔ ۵۱)

دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا ہے کہ سانپوں بچھوؤں کو کچلو اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ۔ اور تم کو ہر گز کسی سے ضرر نہ پہنچے گا''

(انجیل لوقا ۱۰۔ ۱۹)

دیکھو میں تم کو بھیجتا ہوں گویا بھیڑوں کو بھیڑیوں کے بیچ میں۔ پس سانپوں کی مانند ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بیزار بنو'' (انجیل متی ۱۰۔ ۱۶) اسی لئے رفع سے پہلے مسیح نے عملی طور پر بھی اپنے شاگردوں سے کہا کہ مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اسے لے اور اسی طرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔۔ انہوں نے کہا اے خداوند دیکھ یہاں دو تلواریں ہیں۔ اس نے ان سے کہا بہت ہیں (انجیل لوقا ۲۲: ۳۶۔ ۳۸) اپنی گرفتاری کے وقت مسیح نے اپنے شاگرد سے تلوار چلوا کر دشمن کا کان کٹوایا (انجیل لوقا ۲۲: ۴۹۔ ۵۱)

بائبل کا تبصرہ

ان تمام حوالجات سے معلوم ہوا کہ بائبل کی رو سے اقوام عالم میں جنگ و جدل اور دہشت گردی کرانا اہل بائبل کا فریضہ ہے اسی لئے اہل بائبل نے بھولی بھالی بھیڑوں کے روپ میں غیر قوموں میں داخل ہو کر خونخوار بھیڑیوں کی طرح نہتی انسانیت پر سب سے پہلے ایٹم بم گرانے کا ''اعزاز'' حاصل کیا اور اسکے بعد ویتنام، بوسنیا، کوسوو، فلسطین اور عراق و افغانستان میں مسلسل عالم انسانیت کو تاراج کئے جارہے ہیں اور پھر بھی دعویٰ ہے پارسائی کا، اور امن پسندی کا۔ ہمارے معزز قارئین خود جائزہ لے سکتے ہیں۔

☆☆☆☆

ملکی رپورٹیں

محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی آمد پر پینگاڈی میں خصوصی جلسہ

مورخہ ۲۷/جون ۲۰۰۸ء کو محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان، جماعت احمدیہ پینگاڈی تشریف لائے۔ موصوف کی تشریف آوری پر جماعت احمدیہ پینگاڈی نے ایک خصوصی جلسہ رات آٹھ بجے طاہر مسجد پینگاڈی میں زیر صدارت مکرم سی سلیم احمد صاحب امیر پینگاڈی منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سبیل احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ مکرم پروفیسر جناب بی محمود احمد صاحب نائب امیر پینگاڈی نے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے موصوف کی آمد پر دلی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اھلاً وسھلاً مرحبًا کہا۔ اس کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنی آمد کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور احباب جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم صدر اجلاس کے مختصر خطاب اور دُعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

تعلیمی سیمینار: جماعت احمدیہ پینگاڈی کیرالہ نے احمدیہ خلافت صد سالہ جوبلی کے پروگرام کے تحت مورخہ ۲۶/جون کو پینگاڈی پنچایت ہال میں شام ساڑھے چار بجے ایک تعلیمی سیمینار کا اہتمام کیا۔ سیمینار کا افتتاح جناب وی شاندارام پولیس آئی جی نارتھ زون کنّور نے کیا۔ اگلے دن اخباروں میں فوٹو کے ساتھ اس کی خبر شائع ہوئی۔ کیرالہ کے مشہور اخبار ملیالہ منورمہ میں آئی خبر کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

پینگاڈی ۲۸/جون: احمدیہ خلافت صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ نے ایک تعلیمی سیمینار منعقد کیا۔ جناب شاندارام پولیس آئی جی نارتھ زون کنور نے سیمینار کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حصول تعلیم صرف نوکری کے حصول پر منحصر کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ اعلیٰ اخلاق کو اُجاگر کرنے کا ذریعہ بھی بننا چاہئے۔ انسانیت اور انسانی اخلاق کے پیغام دوسروں تک پہنچانا حصول تعلیم کا مقصد بننا چاہئے۔ مکرم جناب سی سلیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پینگاڈی صدر اجلاس تھے۔ مکرم این کنجی احمد ماسٹر صاحب زونل امیر کنّور نے مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعام تقسیم کئے۔ پروفیسر بی محمود احمد صاحب، مولوی ٹی ایم محمد صاحب، مکرم بی افتخار احمد صاحب، مکرم سدھیر وینگارا صاحب، شاجر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم عبداللہ زبیر صاحب اور مکرم این ایم بابو صاحب نے کلاس لی۔ (مرسلہ: ٹی ایم محمد مبلغ سلسلہ پینگاڈی)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت کلکتہ میں مثالی وقار عمل

مورخہ ۱۶/نومبر ۲۰۰۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کلکتہ نیشنل میڈیکل کالج و گورنمنٹ جنرل ہسپتال چترنجن میں صد سالہ خلافت جوبلی پروگرام کے تحت ایک شاندار مثالی وقار عمل کیا گیا تھا۔ پردہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۲۰ ممبرات نے بھی اس میں حصہ لیا۔ ممبرات صبح ساڑھے چھ بجے مسجد احمدیہ میں جمع ہوئیں اور خدام کے قافلہ کے ساتھ چترنجن ہسپتال پہنچیں۔ صبح سات بجے سے وقار عمل شروع کیا گیا۔ وقار عمل میں موجود تمام ممبرات نے بڑی محنت سے صفائی کا کام کیا۔ ہسپتال میں موجود Wash Basin اور پینے کے پانی کی جگہیں جہاں بہت گندگی جم چکی تھی نیز پارک کی جگہ جس میں کئی سال سے گندگی جمع تھی کو صاف کیا گیا نوجوانوں کے علاوہ خواتین کے کام کو دیکھ کر ہسپتال کی انتظامیہ اور محترمہ فرزانہ چوہدری کونسلر حلقہ مشن ہاؤس کلکتہ جو اس موقعہ پر تشریف لائیں جماعت کی طرف سے کئے جانے والے وقار عمل کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئیں۔ لجنہ اماء اللہ اور خدام کی طرف سے کئے گئے کام کا موصوفہ نے مکمل جائزہ لیا اور کافی دیر تک لجنہ اماء اللہ کے ساتھ وقت گذارا اس دوران کلکتہ کے لوکل ٹی وی چینل CTN نے وقار عمل کو کوریج کیا اور محترمہ فرزانہ چوہدری کا انٹرویو ریکارڈ بھی کیا موصوفہ نے اس انٹرویو میں کہا کہ اگر سارے مسلمان جماعت احمدیہ کی طرح خدمت خلق کے میدان میں اور دیگر فلاحی کاموں میں حصہ لینے لگیں تو دنیا میں انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔ مجموعی طور پر لجنہ اماء اللہ کے کام کو بہت سراہا گیا۔ محترمہ صدر صاحبہ کلکتہ کا انٹرویو بھی ٹی وی چینل والوں نے لیا۔ اور شام کو یہ انٹرویو ٹی وی پر نشر بھی ہوا۔ خاص بات جو متاثر کرنے والی تھی یہ تھی کہ تمام احمدی خواتین برقعہ پہن کر باپردہ وقار عمل کر رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور تمام حصہ لینے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

یتیم خانہ نسواں میں تقسیم شیرینی: اس روز بعد دوپہر خلافت احمدیہ جشن کی خوشی میں مسلم یتیم خانہ میں موجود ۱۹۰ یتیم بچیوں میں شیرینی کے پیکٹ تقسیم کئے گئے جبکہ غربا میں بھی پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ اس میں سات ممبرات لجنہ اماء اللہ نے اور ۵ ناصرات نے تعاون کیا۔ اس کار خیر کو بھی بہت پسند کیا گیا۔ دونوں جگہ خلافت احمدیہ حقہ کے بارہ میں بھی بتایا گیا۔ (نصرت مقصود بھٹی جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کلکتہ)

لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر نگرانی Vaccination Programme

۲۹/اکتوبر ۲۰۰۸ء کو محترم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب کے تعاون کے ساتھ لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر نگرانی بیت النصرت لائبریری میں بچوں و بڑی لڑکیوں کے لئے Vaccination Programme رکھا گیا۔ ٹھیک ۹ بجے محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے پروگرام کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے دُعا کروائی اور بچوں کو اپنے دست مبارک سے Drops پلائے۔ بعدۂ بچوں و موجودہ ممبرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب کے ساتھ درج ذیل افراد محترمہ فوزیہ عارفہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب، مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب، مکرم شجاع الدین صاحب، مکرم عبدالمحسن صاحب، محترمہ رنجیت صاحبہ نرس، محترمہ شازیہ اقبال صاحبہ، محترمہ شاہین اختر صاحبہ، محترمہ معراج صاحبہ نرس، محترمہ امۃ الشافی رومی صاحبہ اور تمام حلقہ جات کی صدور لجنہ، نائب صدور، جنرل سیکرٹری کے علاوہ ۱۲ دوسری ممبرات نے بھی تعاون دیا۔ کُل ۱۰۷۹ افراد نے اس پروگرام سے استفادہ کیا جس میں احمدی غیر مسلم افراد شامل ہیں۔ ۱۲ سال سے ۲۲ سال تک کی لڑکیوں کو Rubella Vaccine دیئے گئے۔ چھوٹے بچوں کو مندرجہ ذیل بیماریوں کے Drops اور انجیکشن دیئے گئے:

-M.M.R-MEASLAS-ORAL POLIO-H.IB-D.PT.-B.C.G

RUBELLA-D.T.-HEPATITIS-TYPHOID

اس کیمپ میں تمام Vaccines کے اخراجات جماعتی طور پر کئے گئے اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق تمام Vaccination Cards اور انتظامی امور کے اخراجات لجنہ اماء اللہ بھارت نے برداشت کئے۔ اللہ تعالیٰ تمام تعاون کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔

(عائشہ بیگم انچارج میڈیکل کیمپ لجنہ اماء اللہ بھارت)

آڈملی تیڈلیم مغربی گوداوری (آندھرا) میں مساجد کا افتتاح و سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرکل مغربی گوداوری میں دو مقامات پر مساجد تعمیر کی گئیں۔ ان مساجد کی افتتاحی تقریب مورخہ ۸/نومبر بروز ہفتہ عمل میں آئی۔ مساجد کا افتتاح محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے کیا۔ مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش، مکرم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ حیدرآباد اور سرکل مغربی و مشرقی گوداوری کے تمام معلمین و مبلغین اور صدر صاحبان اور دوسرے افراد جماعت اس بابرکت موقعہ پر شامل ہوئے۔

جماعت احمدیہ آڈملی میں مورخہ ۸/نومبر بروز ہفتہ ٹھیک ایک بجے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی اکبر صاحب معلم سلسلہ نے اذان دی۔ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ بعدۂ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون کی صدارت میں ایک جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت مکرم مولوی احمد جعفر خان صاحب سرکل انچارج ایسٹ گوداوری نے کی۔ مکرم مولوی رفیق خان صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ مکرم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے نماز کی اہمیت و افادیت پر ایک مختصر تقریر کی۔ بعد اس کے مکرم مولانا کریم الدین صاحب شاہد نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ مکرم مولوی سراج احمد صاحب نے آپ کی تقریر کا مقامی زبان میں ترجمہ کیا۔ بعدۂ مکرم صدر جماعت احمدیہ آڈملی نے محترم مولانا صاحب کی گل پوشی کی۔ محترم مولانا صاحب کے ذریعہ اس موقعہ پر بعض خصوصی انعامات بھی تقسیم کرائے گئے۔ خاکسار نے شکریہ احباب کیا۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعدہ تمام شاملین نے کھانا تناول کیا۔ بعدۂ معلمین و مبلغین کی ایک خصوصی میٹنگ ہوئی۔ محترم مولانا صاحب اور محترم صوبائی امیر صاحب نے مرکز کی طرف سے موصولہ سرکلرز کی روشنی میں قیمتی نصائح فرمائی۔ نماز مغرب کی اذان کے ساتھ مسجد احمدیہ تیڈلیم کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی خیر اللہ صاحب معلم سلسلہ نے اذان دی۔ محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون نے نماز مغرب و عشاء پڑھائی۔ شیرینی تقسیم کے بعد ایک جلسہ زیر صدارت محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش عمل میں آیا۔ مکرم مولوی خیر اللہ صاحب نے تلاوت کی اور نظم مولوی انکشاف علی صاحب نے پڑھی۔ بعدۂ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے خطاب فرمایا۔ ان دونوں تقاریر کا ترجمہ مکرم مولوی سراج احمد صاحب نے کیا۔ صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دونوں مقامات پر مخالفین احمدیت نے بھی اپنی مساجد تعمیر کی ہیں۔ قارئین سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساجد کے بدولت دونوں مقامات کے احمدیوں کے ایمان، اخلاص و وفا میں پہلے سے بڑھ کر قوت و شوکت عطا فرمائے اور ہمیشہ یہ مساجد نمازیوں سے بھری رہیں اور دور دراز تک احمدیت کا پیغام پہنچانے اور سعید روحوں کو احمدیت کے آغوش میں لانے کا موجب بنے۔ محترم مولانا صاحب اور صوبائی امیر صاحب کے اس دورے سے استفادہ کرتے ہوئے بمقام جماعت احمدیہ رام چندراپورم، ضلع ایسٹ گوداوری میں کیرالہ کے احمدی احباب کی طرف سے تعمیر کی جانے والی مسجد کا سنگ بنیاد مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد سے رکھوایا گیا۔ یہ تقریب مورخہ ۹/نومبر ۲۰۰۸ء دوپہر ایک بجے عمل میں آئی۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بعدۂ جماعت احمدیہ کندیرو ضلع کرشنہ میں جماعت کی طرف سے تعمیر کی جانے والی مسجد کی سنگ بنیاد کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ مکرم مولانا صاحب کے ساتھ بنیاد کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ مکرم مولانا صاحب موصوف اور صوبائی امیر صاحب نے دُعا کے ساتھ بنیادی اینٹ رکھیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام پروگراموں کے شیریں نتائج پیدا فرمائے۔ آمین (پی ایم رشید مبلغ سلسلہ سرکل انچارج گوداوری ویسٹ)

کمشنر وسپرنٹنڈنٹ آف پولیس شولا پور سے تعارفی ملاقات

مورخہ ۲۰/جون ۲۰۰۸ء کو نئے کمشنر آف پولیس شولا پور شہر شری بھوشن کمار اپادھیائے صاحب (IPS) سے اُن کے آفس میں ملاقات کر کے مبارک بادپیش کی اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ جبکہ مورخہ ۲۲/اگست ۲۰۰۸ء کو شری دیا نیشور فڈ ترے صاحب (IPS) سے ملاقات کرتے ہوئے ان کی خدمت میں مبارک بادپیش کی گئی اور جماعت احمدیہ کے تحت کئے جارہے خدمت خلق کے کاموں کا تعارف کروایا گیا۔ مذکورہ بالا دونوں افسران نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے سرکل شولا پور میں جماعت احمدیہ کو ہر ممکن تعاون دینے کا وعدہ فرمایا۔(عقیل احمد سہارنپوری شولا پور مہاراشٹر)

سال ۲۰۰۹ء میں تبلیغی و تربیتی جلسے

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان، مبلغین، معلمین کرام سے گذارش ہے کہ درج ذیل تفصیل کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں شایان شان جلسے منعقد کر کے اس کی رپورٹیں نظارت ہٰذا میں بھجوائیں۔

☆......جلسہ یوم مصلح موعودؓ ۲۰/فروری بروز جمعۃ المبارک

☆......جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰/مارچ بروز منگل

☆......جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۳/مارچ بروز پیر

☆......جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳/مئی بروز اتوار

☆......جلسہ یوم خلافت ۲۷/مئی بروز بدھ

☆......جلسہ ہفتہ قرآن مجید یکم تا ۷/جولائی

☆......جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵/اگست بروز بدھ

☆......عیدالفطر (چاند دیکھنے پر غالباً ۲۱/ستمبر)

☆......جلسہ پیشوایان مذاہب ۲۷/ستمبر بروز اتوار

☆......عیدالضحیٰ ۲۸/نومبر بروز ہفتہ

نوٹ: جلسہ سالانہ قادیان ماہ دسمبر (تاریخوں کا اعلان بمطابق منظوری حضور انور ہوگا)

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

دارالصنعت (احمدیہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ)
زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ہندوستان کے جملہ خدام کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام قادیان دارالامان میں ایک ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی منظوری ازراہ شفقت مرحمت فرمائی ہے جو کہ ''دارالصنعت'' کے نام سے شروع کیا جارہا ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کی بلڈنگ کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ الحمدللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اس انسٹی ٹیوٹ میں شروعاتی طور پر Tough Tile, Plumbering, Auto Mechanic, Auto Wiring, Welding اور Marble Fitting کے کام سکھائے جانے ہیں۔ انشاء اللہ

(۱) لہٰذا ایسے افراد جن کو ان کاموں کا تجربہ ہے اور خدمت کے خواہش مند ہیں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف وسندات کی مصدقہ نقول بمعرفت صدر جماعت/قائد مجلس خدام الاحمدیہ مورخہ ۳۱/جنوری ۲۰۰۹ء تک دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کو ارسال کریں۔

(۲) ایسے افراد جو اس ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ (دارالصنعت) میں داخلہ کے خواہش مند ہوں وہ بھی اپنی درخواستیں مع کوائف بمعرفت صدر جماعت/قائد مجلس خدام الاحمدیہ مورخہ ۱۰/فروری ۲۰۰۹ء تک دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کو ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

مزید معلومات کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ بھارت سے بذریعہ فون، فیکس یا ڈاک رابطہ کریں۔

Sadr Majlis Khuddamul Ahmadiyya, Bharat

Aiwan-e- Khidmat, Qadian-143516 Distt. Gurdaspur, Punjab

Ph:01872-222900,220139 Mob: 09878047444, 09463226023

نوٹ: صدر جماعت، قائدین مجالس، مبلغین کرام سے اس تعلق میں خصوصی تعاون کی درخواست ہے کہ وہ ایسے افراد کو جو مندرجہ بالا شرائط پر پورا اترتے ہیں، خدمت کی تحریک کریں۔ بے روزگار نوجوانوں کو خصوصی طور پر تیار کر کے مرکز بھجوائیں تاکہ ان کو ان کی صلاحیت کے مطابق ہنر سکھایا جاسکے۔ جزاکم اللہ

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

کیلنڈر ۲۰۰۹ء کی اشاعت

نظارت نشرواشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان نے امسال صد سالہ خلافت جوبلی کے پیش نظر سال ۲۰۰۹/۱۳۸۸ ہجری شمسی کا بہت ہی دیدہ زیب کیلنڈر شائع کیا ہے۔ اس کیلنڈر میں نہایت ہی عمدہ اور خوبصورت تصاویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفاء عظام کی بڑے سائز میں شائع کی گئی ہیں اور کیلنڈر Lamination کیا گیا ہے تا سال بھر استعمال کرنے کے بعد ان تصاویر کو فریم کر کے احباب اپنے گھروں میں لگا سکیں۔ اس کیلنڈر کی رعائتی قیمت 35 روپئے رکھی گئی ہے۔ جماعتیں اور احباب جلد آرڈر بھجوادیں۔ آرڈر کے ساتھ ہی رقم بھی ارسال کریں۔ آرڈر موصول ہونے پر کیلنڈر بھجوادیئے جائیں گے۔ (ناظر نشرواشاعت قادیان)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 16

دُعائیں چونکہ خدا تعالیٰ نے سکھائی ہیں، اگر دل سے نکلیں تو خدا کے حضور قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دُعاؤں کی مزید ایمان افروز تفسیر بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ جب یہ سوچ لیکر ہم یہ دو آیات پڑھیں گے تو پھر ہمارا قبلہ بھی صحیح رخ پر رہے گا اور ہم ان آیات کی برکات سے فیض پانے والے ہونگے۔ صرف الفاظ پڑھ لینے سے تو کوئی فائدہ نہیں دیتے، نہ یہ کافی ہوسکتا ہے۔ بے شک قرآنی الفاظ میں برکت ہے لیکن یہ برکت نیک دل کو ملتی ہے۔ یہ آیات کافی اس لئے ہیں کہ ان سے ایک انسان کا مکمل جائزہ اس کے سامنے آجاتا ہے۔ اس میں ایمان کا بھی ذکر ہے، دعائیں بھی ہیں، نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ بھی ہے۔ تو اصل میں حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جب ایک بندہ اس طرح اپنی زندگی گذارنے کی کوشش کرتا ہے تو عملاً یہ اظہار کر رہا ہوتا ہے کہ میرے لئے سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور پھر ایسے شخص کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمانت دی کہ ان آیات کا نازل کرنے والا اس بندے کے لئے کافی ہو جائے گا۔ اس کو برائیوں سے بچاتا ہے، نیکیوں کی توفیق دیتا ہے، اس میں قناعت پیدا کرتا ہے، اس کے ہم وغم میں تسلی دیتا ہے، اسے شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں ان آیات کو حقیقی معنوں میں پڑھنے اور اس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں ایک دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ فلسطینیوں کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے، ان کے حالات خراب سے خراب تر ہوتے جارہے ہیں۔ حقیقت میں وہ ظلم کی بڑی خطرناک چکّی میں پِس رہے ہیں۔ اسرائیلیوں کا ظلم بڑھتا جارہا ہے۔ معصوم بچے، بوڑھے، عورتیں بے دردی سے شہید کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بھی رحم کی دُعا مانگیں۔ اس وقت ہم ان مظلوموں کی صرف یہی مدد کرسکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جن احمدیوں کو توفیق ہے ان ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہئے اور سب سے بڑھ کر یہی کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان معصوموں پر رحم فرمائے اور ظالم کو پکڑے۔

☆☆☆☆☆

Remembering Bashir Mahar Sb.

The air in Qadian Shivers,
A voice is crying rivers,
Lovingly praising Allah,
Hayya alal falah,
Hearts are trembling,
Believers assembling,
Tears are falling,
Bashir Mahar is calling
His last Adhan
in Qadian,
Like his brother Bilal
In the ears of Atfal,
Khuddam and Ansar,
If ther are near of far,
In those of Nasirat
And Lajna's Seerat,
So convincing and sweet
That the lights of souls meet
on their way to paradise
So that Duas rise
For the Holy Prophet,
And some eyes get wet
In remembrance of him
While the world becomes dim,
Becasue Bashir Mahar
Calls for those near and far
In Ahmad's Qadian
His last Adhan,
Oh Allah bless his soul
And his children and his goal,
And higher his state
And that of his mate
In Thy choicest heaven
And perfume his seven
Ways of walking on earth,
And may I become worth
of calling Adhan
At each place where I'll be
Like a white birdbee
As if in Qadian.

(Hadayatullah Hubsch, Frankfurt)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

منقولات

کاماریڈی میں قادیانیوں کی بڑھتی سرگرمیاں باعث تشویش

ضلع نظام آباد میں فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کے ضمن میں تحفظ ختم نبوت سے متعلق قائدین کی مساعی سے کاماریڈی سے ۱۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع چنداپور کے احمدیہ فرقہ کے افراد متاثر نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہنے والے دکھائی دیتے ہیں۔ ضلع نظام آباد کے اخباری نامہ نگاروں ایم اے ماجد (راشٹریہ سہارا)، محمد الیاس (این ٹی وی)، محمد غوث (محور)، ایم اے مقیت کارپوریٹر میونسپل کارپوریشن، اعجاز حسین (مسلم امپاورمنٹ مومنٹ) کے صدر عبدالغنی موضع کے قادیانیوں سے متعلقہ صورتحال کا مشاہدہ کرنے وہاں پہنچے تو انہیں قادیانیوں کے تیور ٹھیک نہ ہونے کا احساس ہوا اور چنداپور میں ان کی ایک عبادت گاہ موجود ہے جس کو وہ مسجد کہتے ہیں اس پر ایک ڈش انٹینا نصب ہے جس پر لندن سے ایک چینل ایم ٹی اے چوبیس گھنٹہ فرقہ احمدیہ کے مقاصد کا پروپیگنڈہ ٹیلی کاسٹ کرتا ہے۔ مقامی قادیانی بادل ناخواستہ اخباری نامہ نگاروں کو اپنی عبادت گاہ میں لے گئے جہاں بات چیت کے دوران میڈیا نمائندوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس دوران قادیانی خواتین بھی عبادت گاہ میں آنے لگیں۔ قادیانی سرکردہ شخصیت ہدایت اللہ نے زیادہ تر سوالات کے جواب دیئے۔ انہوں نے بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت (قادیان ضلع گورداسپور پنجاب) سارے ملک میں قادیانیوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ ایک ہفتہ وار ''بدر'' قادیان سے شائع کیا جاتا ہے۔ ہدایت اللہ کا کہنا تھا کہ ضلع میں بودھن، بانسواڑہ، آرمور وغیرہ مقامات پر قادیانی فرقہ کے لوگ نہیں ہیں۔ البتہ کاماریڈی کے اطراف و اکناف میں قادیانیوں کی تعداد ۵۰۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ ایک سوال کے جواب میں اخباری نامہ نگاروں کو بتایا گیا کہ اپنی عبادت گاہ کی تعمیر کے سلسلہ میں انہوں نے وقف بورڈ سے کوئی مالی امداد حاصل نہیں کی ہے۔ ریاست اڑیسہ سے تعلق رکھنے والے ایک مولوی ان کی عبادت گاہ میں امام کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ چندر پور میں قادیانیوں کی عبادت گاہ میں نماز کی ادائیگی کے لئے خواتین بھی آتی ہیں۔ خواتین نے بتلایا کہ ان کی معاشی زبوں حالی اور بیماریوں میں کسی نے بھی تعلق خاطر کا اظہار کیا اور نہ ہی کسی نے ان کی زندگی کی مشکلات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوششیں یا مدد کی لیکن اب عقائد کی آڑ میں ہم کو نشانہ بنارہے ہیں۔ ہماری شادیوں کو روکنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ خواتین نے برہمی کے طور پر کہا کہ ہم کو لوگ مسلمان نہیں مانتے تو کوئی بات نہیں ہم کو اعتراض نہیں۔ اس موقعہ پر وہاں پر موجود ایک خاتون نے انکشاف کیا کہ اس کا تعلق ضلع مستقر نظام آباد کے ایک علاقہ شانتی نگر سے ہے اور اس کی دس سال پہلے شادی ہوئی تھی اس نے اس بات کا اعتراف کیا کہ اس کو دین اسلام کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔ اڑیسہ سے تعلق رکھنے والے امام نے بتایا کہ اس کو ماہانہ تین ہزار روپئے ادا کئے جاتے ہیں۔ فرقہ احمدیہ کے عقائد کے سلسلہ میں اس نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج جو مسلمانوں میں مسلک اور دینی عقائد کے جو اختلافات پائے جاتے ہیں اس کی تمام ذمہ داری مذہبی قائدین پر عائد ہوتی ہے اور یہی شخصیتیں مسلمانوں میں گروپ ازم کو فروغ دے رہے ہیں۔

(بحوالہ راشٹریہ سہارا حیدرآباد مورخہ ۲۱؍دسمبر ۲۰۰۸ء)

آپ کے خطوط آپ کی رائے:..................

جناب ایڈیٹر صاحب ماہانہ ''چودھویں صدی'' دہلی کے نام
حضرت صاحب منڈاسگر زعیم مجلس انصاراللہ ہبلی کرناٹک کا خط

محترم مولانا ممتاز عالم صاحب ایڈیٹر ''چودھویں صدی'' دہلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشی میں آنمکرم کی خدمت میں ہدیہ مبارک باد قبول ہو۔ چونکہ اس مبارک موقعہ پر آپ کی یاد پر جہاں یہ چٹھی تحریر کرنی پڑی وہاں حسب توفیق ''ایک تڑپ جو رہتی ہے'' کے سبب دعا بھی کی گئی۔ خدا کرے قبول ہو۔ آمین

چونکہ آپ ایک عالم فاضل وجود ہیں کچھ بعید نہیں بآسانی دُعا واستخارہ سے بھی استفادہ فرماتے ہوئے حق و صداقت کو جان جائیں اگر نفس کا دخل مانع نہ ہو۔ خاکسار کی تو آپ سے یہی خواہش ہے اور تڑپ بھی کہ حقیقی معنوں میں خلافت احمدیہ کے متعلق سے غیر جانب دارانہ ہو کر غور فرمائیں اور دعا کریں۔ عمر کا اعتبار کہاں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ''الوصیت'' میں واضح ہدایت اور صاف اور صریح وضاحت کے باوجود بھی تاویلات سے کام لینا ایک نفس کا دھوکہ ہے۔ خدا نے دل ودماغ اور روشن آنکھیں دی ہیں۔ انسان کے حقیقی ضمیر کی پکار بھی یہی ہے کہ نبوت ہو اور خلافت ہو (الوصیت کی روشنی میں) حقیقی ایمان کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ خوش قسمت بنو اور اور ایچا پیچی چھوڑ کر صدق دل سے جہاں کچھ قبول کرنا ہے وہاں پورا پورا قبول کرکے اپنے پیدا کرنے والے مہربان آقا ومولا کو راضی کرو۔ اسی میں انجام بخیر ہے۔ خاکسار نے تو سچ مانو آپ سے اُنس کی وجہ سے اپنی ایک تڑپ کا اظہار کیا ہے۔'' (حضرت صاحب منڈاسگر آف ہبلی)

اعلانات نکاح

☆......سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت خاکسار کی بیٹی مکرمہ راشدہ ناہید صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم سہراب احمد ذیشان آف لندن مبلغ دس ہزار پونڈ حق مہر پر مورخہ ۴؍دسمبر ۲۰۰۸ء مسجد بیت الہادی دہلی میں پڑھا۔ (عنایت اللہ منڈاشی نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

☆......میری بیٹی عزیزہ عالیہ تنویر سلمہا کا نکاح عزیز نوید احمد خادم سلمہٗ ابن مکرم حبیب احمد خادم قادیان کے ساتھ مورخہ ۴؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد احمدیہ دہلی میں ازراہِ شفقت پڑھا۔ (تنویر احمد خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ہر دو رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور فریقین کے لئے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M)98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
الیس اللہ بکاف عبدہٗ

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

ہم وہ لوگ ہیں جو مساجد تعمیر کرتے ہیں تو واحد خدا کی عبادت کے لئے تعمیر کرتے ہیں۔
آپس میں محبت و پیار بڑھانے کے لئے تعمیر کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ تبلیغی میدان میں بھی اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ زیادہ وسعت پیدا کریں۔

(Weil Der Stadt (جرمنی) کے مقام پر مسجد قمر کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات، لنگر خانہ، سٹور، بازار، جلسہ گاہ، نمائش، رجسٹریشن وسکیننگ و دیگر کئی شعبہ جات کا معائنہ اور موقع پر ضروری ہدایات۔ معائنہ انتظامات کے موقع پر کارکنان کو اہم ہدایات۔ دیگیں دھونے والی کمپیوٹرائزڈ مشین کی کارکردگی کا جائزہ۔ پرچم کشائی۔ مختلف ممالک سے آنے والے خاص مہمانوں کے ساتھ عشائیہ۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

21/اگست 2008ء بروز جمعرات:

صبح پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دیگر دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق Weil Der Stadt شہر میں نئی تعمیر ہونے والی ''مسجد قمر'' کے افتتاح کا پروگرام تھا اور پھر وہاں سے آگے جلسہ گاہ Mannheim کے لئے روانگی تھی۔

Weil Der Stadt میں آمد

تین بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور بیت السبوح فرینکفرٹ سے روانگی ہوئی۔ فرینکفرٹ (Frankfurt) سے شہر Weil Der Stadt کا فاصلہ 240 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد قمر Weil Der Stadt پہنچے۔

مقامی جماعت کے صدر نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ ایک بچے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے اپنی عہدیداران کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا اور ایک بچی نے پھول پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے مقامی جماعتوں کے احباب مرد، خواتین اور بچے مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ بچیاں کورس کی صورت میں ''اھلاً وسھلاً ومرحبا'' اور حضرت اقدس مسیح موعود کا دعائیہ منظوم کلام ؎

یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ترنم کے ساتھ پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور پھر سب احباب کو السلام علیکم کہا اور مسجد کی عمارت کے ایک رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

شہر کا تعارف

Weil Der Stadt کا شہر جرمنی کے امیر ترین صوبہ Baden Wurttemburg میں واقع ہے۔ یہ شہر 600ء میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اب اس کی آبادی 20 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہ شہر سرسبز و شاداب پہاڑیوں کے دامن میں بلیک فارسٹ (Black Forest) کے سنگم پر واقع ہے اور یہاں سے بلیک فارسٹ کی مختلف سمتوں میں سائیکلنگ کے مختلف ٹریک نکلتے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک سیزن میں 40 ہزار سائیکل سوار مختلف شہروں سے یہاں آکر اپنا سائیکلنگ ٹور شروع کرتے ہیں۔ اس شہر سے ہمسایہ ملک سوئٹزرلینڈ کا بارڈر 150 کلومیٹر دور ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1991ء میں عمل میں آیا۔ اگست 2006ء میں 2375 مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل ایک پلاٹ یہاں کے ریلوے سٹیشن کے بالکل ساتھ ایک لاکھ تیرہ ہزار یورو میں خریدا گیا۔

23 دسمبر 2006ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ صوبہ Baden میں یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو جماعت احمدیہ نے تعمیر کی ہے۔ مسجد کے دو ہال تعمیر کئے گئے ہیں، ایک ہال مردوں کے لئے اور دوسرا خواتین کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ اوپر کی منزل پر مشن ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس بھی بنایا گیا ہے۔ دفاتر اور جماعتی کچن وغیرہ بھی اس کمپلیکس میں بنائے گئے ہیں۔

اس مسجد قمر میں 220 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ پارکنگ کے لئے بھی کافی گاڑیوں کی گنجائش ہے۔ Coverd Area 50727 مربع میٹر ہے جبکہ Coverd Space 176116 مربع میٹر ہے۔ گنبد کا قطر 5 میٹر ہے۔ اس مسجد کو بینرز اور خوبصورت جھنڈیوں کے ساتھ سجایا گیا تھا۔

مسجد قمر کا افتتاح

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لائے اور مسجد کو دیکھا۔ حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

افتتاحی تقریب

بعد ازاں مسجد میں ہی ایک افتتاحی تقریب ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں اس کا اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد امیر صاحب جرمنی نے اس شہر اور مسجد کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو اس علاقے میں اس صوبے میں پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جیسا کہ امیر صاحب نے ابھی اپنی رپورٹ میں ذکر کیا کہ کونسل کے یا جو پارلیمنٹ کے اراکین یا ممبران جو تھے ان کو یہ فکر تھی کہ یہ مسجد یہاں بن رہی ہے۔ پتہ نہیں کیا صورتحال پیدا ہو جائے۔ لیکن ہم شکرگزار ہیں اس علاقے کے میئر کے، جنہوں نے آپ کو سپورٹ کیا اور مسجد کی تعمیر کی اجازت دی اور خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ آپ مسجد تعمیر کر سکیں۔

اب اس تعمیر کے بعد جو ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے وہ اس کی آبادی ہے۔ اس مسجد کو پانچ وقت کھلے رہنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ احباب کو، قریب رہنے والوں کو تو ضرور آنا چاہئے اور جو ذرا فاصلے پر ہیں ان کو بھی ایک یا دو نمازوں کے لئے آنا چاہئے اور اس آبادی کے ساتھ صرف ظاہری آبادی نہ ہو۔ صرف ظاہری نمازیں نہ ہوں بلکہ نمازوں کا حق ادا کرتے ہوئے خالصۃً اللہ کے ہوتے ہوئے اس کے حضور حاضر ہونے والے ہوں اور جب یہ کیفیت اور صورت پیدا ہوگی ہر ایک کے دل میں، تو جہاں آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں گے، جہاں مسجد آباد کرنے کی طرف توجہ رہے گی اور جہاں مسجد آباد ہوگی تو آپس میں محبت اور اخلاص اور بھائی چارہ میں اضافہ ہوگا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا یہ چھوٹی سی جماعت ہے ابھی سینکڑوں میں بھی نہیں آئی پوری طرح۔ اس جماعت کو اب اس علاقے میں ایک مثالی نمونہ بننا چاہئے۔ جو نہ صرف آپس میں تعلقات میں محبت و پیار میں اضافہ ہو بلکہ اردگرد کے ماحول میں پہلے سے بڑھ کر آپ کی جو امن پسند، ایک احمدی کی نشانی ہے اور جس کو علاقہ کے میئر نے سراہتے ہوئے آپ کے حق میں راستہ ہموار کیا، لوگوں کو قائل کیا وہ اب زیادہ سے زیادہ نظر آنا چاہئے۔ صرف سال کے سال وقار عمل کے ذریعہ سے سڑکوں کی صفائی کافی نہیں ہے بلکہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد ایسے پروگرام مزید ہونے چاہئیں جس میں اس علاقے کے لوگوں کو بلائیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جب تلوار اٹھانے کی اجازت دی، جنگ کرنے کی اجازت دی اس صورت میں دی کہ اگر یہ نہ دی گئی تو نہ صرف یہ کہ مساجد میں عبادت کرنے سے روکنے والے زیادہ سے زیادہ بڑھتے چلے جائیں گے بلکہ جو گرجے ہیں اور معابد ہیں اور یہودیوں کی عبادت گاہیں ہیں، دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں ہیں ان کو بھی برباد کریں گے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے تمام مذاہب کے تحفظ کی ضمانت بنا دیا ہے مساجد کی تعمیر کو۔ اس لحاظ سے اگر آپ دیکھیں تو ان مساجد سے اب وہ تعلیم اس علاقے میں پھیلنی چاہئے جو حقیقی امن کی تعلیم ہے اور آپ بتائیں کہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اگر اسلام کی ابتداء میں لڑائیوں کی اجازت ملی، وہ لڑائی نہیں تھی وہ دفاع تھا اور اس لئے تھا کہ مذہب اور مختلف مذاہب کی عبادت کرنے والوں کے حقوق سلب نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم وہ لوگ ہیں جو جب

مساجد تعمیر کرتے ہیں تو واحد خدا کی عبادت کے لئے تعمیر کرتے ہیں۔ جہاں مساجد تعمیر کرتے ہیں تو آپس میں محبت و پیار بڑھانے کے لئے تعمیر کرتے ہیں۔ جب ہم مساجد تعمیر کرتے ہیں تو غیر مذاہب کے حقوق دلوانے کے لئے بھی تعمیر کرتے ہیں۔ تو یہ تعلیم ہے ہماری، اسلام کی جو حقیقی تعلیم ہے اور کہیں بھی، کسی بھی جگہ، کسی بھی مذہب کے عبادت خانے کے دفاع کے لئے اگر ایک احمدی کو جانا پڑے تو ہم وہ لوگ ہیں جو نہ صرف اپنی مساجد کے دفاع کے لئے کھڑے ہوتے ہیں بلکہ آپ کی عبادت گاہوں کے دفاع کے لئے بھی کھڑے ہونے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کا اس علاقہ میں پرچار کریں اور زیادہ سے زیادہ اسلام کی تعلیم سے اس علاقے کے لوگوں کو روشناس کروائیں اور زیادہ بہتر پروگرام بنائیں۔ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے تبلیغ کے میدان مزید کھلیں گے اور یہاں صرف پاکستانی چہرے نہیں بلکہ اب مقامی لوگوں کے چہرے بھی مسجد میں نظر آنے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ تبلیغ کے میدان میں بھی اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ زیادہ وسعت پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے اور لجنہ کو شرف زیارت بخشا۔ بچیوں نے نغمات پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مسجد کی بالائی منزل پر مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ اور گیسٹ ہاؤس کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے رہائشی حصہ کی بالکونی میں کھڑے ہو کر اپنے ویڈیو کیمرہ سے مسجد اور شہر کے اردگرد کے خوبصورت نظارہ کو فلمایا۔

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور مسجد کے احاطہ میں لگی ہوئی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے مسجد کے افتتاح کے موقع پر چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مقامی جماعت کے احباب اور آنے والے مہمانوں نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چائے نوش فرمائی۔ خواتین کے لئے علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا جس میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے شرکت کی۔

اس پروگرام کے بعد مقامی مجلس عاملہ کے ممبران اور بعض دیگر عہدیداران نے گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس موقع پر موجود تمام بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور تمام مرد احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے احاطہ میں اخروٹ کا پودا لگایا اور بعد ازاں جماعتی کچن کا معائنہ فرمایا۔

جلسہ گاہ میں آمد

سات بجکر بیس منٹ پر یہاں سے جلسہ گاہ Mannheim کے لئے روانگی ہوئی۔ شہر Weil Der Stadt سے Mannheim کا فاصلہ 120 کلومیٹر ہے۔ آٹھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ Mai Market Mannheim میں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کے نائب افسران اور بعض ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

انتظامات جلسہ کا معائنہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف شعبوں کے دفاتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے نمائش کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں دونوں طرف بڑی تعداد میں احباب جماعت کھڑے تھے۔ احباب مسلسل اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ ہر طرف سے نعرے بلند ہو رہے تھے اور 'حضور السلام علیکم' کی آوازیں آرہی تھیں۔ حضور انور بار بار اپنا ہاتھ بلند کرتے اور احباب کے سلام اور نعروں کا جواب دیتے۔ بچے بھی اپنے والدین کے ساتھ کھڑے تھے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا اور پیار کیا۔

نمائش میں بعض تصاویر بہت بڑے بڑے پوسٹر کی صورت میں 3x5 میٹر کی لگائی گئی ہیں۔ اسی سائز میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے صحابہؓ کے ساتھ ایک تصویر کو بڑا کر کے آویزاں کیا گیا تھا۔ تصویر بڑا کرنے کی وجہ سے تصویر اپنی اصلی حالت میں نہیں رہی تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس تصویر کو ابھی اتار دیں اور آئندہ ایسی کوئی تصویر نہ لگائیں اور نہ اس طرح بڑی کریں کہ اصلی تصویر کی شکل بدل جائے۔ چنانچہ تعمیل میں نمائش کے کارکنان نے اسی وقت یہ تصویر اتار دی۔

لنگرخانہ کا معائنہ

نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگرخانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ لنگرخانہ سے باہر شعبہ میٹینس (Maintenance) کا دفتر تھا۔ اس شعبہ نے لنگرخانہ میں موجود گیس کے نوے چولہوں کی تنصیب کا کام کیا۔ اس شعبہ کے کارکنان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لنگرخانہ میں تشریف لے گئے اور لنگرخانہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے خود سالن کی ایک دیگ سے گوشت کی بوٹی نکالی اور اس کو اپنے ہاتھ سے چیک کیا، گوشت گلا ہوا تھا اور صحیح پکا ہوا تھا۔ لنگرخانہ میں نوّے (90) چولہے لگائے گئے ہیں۔ Mannheim کے اس صوبہ میں اس طرح گیس کا استعمال منع ہے صرف جماعت کو خصوصی طور پر اس شرط کے ساتھ اجازت دی گئی ہے کہ ہر چولہے کے ساتھ Heat Stoper لگایا جائے اور Sensor فٹ کیا جائے یعنی جب برنر زیادہ گرم ہو تو گیس خود بخود بند ہو جائے۔ مارکیٹ سے ایک ہیٹ سٹاپر اور سینسر 182 یورو کا ملتا ہے۔ جبکہ ہمارے انجینئر مرزا عامر بیگ صاحب اور ان کی ٹیم نے یہ ہیٹ سٹاپر صرف 17 یورو میں تیار کرلیا ہے اور لنگرخانہ اور جلسہ کے بعض دیگر مقامات پر موجود 140 چولہوں میں اس کو لگایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت لنگرخانہ کے تمام کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں ان کارکنان نے دو گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

سٹور اور بازار، لجنہ جلسہ گاہ اور MTA دفاتر کا معائنہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سٹور کا بھی معائنہ فرمایا جہاں لنگرخانہ میں استعمال ہونے والی مختلف اشیاء اور اجناس بڑی تعداد میں سٹور کی گئی ہیں۔

سٹور کے معائنہ کے بعد حضور انور نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ خدام اپنے اپنے سٹال کے آگے کھانے پینے کی اشیاء اپنے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے اور اپنے پیارے آقا کی خدمت میں پیش کر رہے تھے کسی نے اپنے ہاتھوں میں گرم گرم کباب اور تکے پکڑے ہوئے تھے تو کوئی مچھلی لئے ہوئے تھا۔ کوئی آئس کریم لئے حضور انور کی آمد کا منتظر تھا تو کوئی فالودہ لئے ہوئے فرش راہ تھا، کہیں ملک شیک (Milk Shake) تھا تو کہیں جلیبیاں تلی جارہی تھیں اور کہیں برگر تیار ہو رہے تھے۔ پھلوں کی بھی دکانیں تھیں، سبزیاں، اجناس، کپڑے اور دیگر اشیاء کے بھی سٹال تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ہر ایک سٹال کے سامنے سے گزرے، حضور انور کے خدام حضور انور کی خدمت میں یہ اشیاء پیش کرتے کہ حضور انور اپنے دست مبارک سے متبرک فرمادیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام اور کارکنان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے بعض سٹالوں کی مختلف اشیاء سے کچھ نہ کچھ حصہ لیا ہر ایک خوشی سے معمور تھا اور سبھی برکتیں حاصل کر رہے تھے۔ بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس جگہ تشریف لے گئے جہاں مختلف فیملیز نے اپنے خیمہ جات لگائے ہوئے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں لجنہ کی کارکنات جمع تھیں۔ امسال لجنہ کی جلسہ گاہ دو بڑی مارکی لگا کر تیار کی گئی ہے۔ ایک بڑی مارکی صرف ان خواتین کے لئے لگائی گئی ہے جن کے ساتھ چھوٹے بچے ہوں گے اور دوسری بڑی مارکی لجنہ کی مین جلسہ گاہ ہے جہاں ایسی خواتین اور بچیاں بیٹھیں گی جن کے ساتھ چھوٹی عمر کے بچے نہیں ہوں گے۔ حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں مارکیز کا بھی معائنہ فرمایا اور لجنہ کے مختلف دفاتر بھی دیکھے اور دیگر انتظامات کا جائزہ لیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ MTA کے دفتر اور سٹوڈیو میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔

سائیکل سواروں سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب MTA کے شعبہ سے باہر تشریف لائے تو ان خدام کا گروپ قطار میں کھڑا تھا جو جلسہ کے لئے جماعت Karl Sruhe سے 65 کلومیٹر کا سائیکل سفر طے کر کے پہنچے تھے ان سبھی خدام نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ آگے کچھ فاصلے پر تین ایسے خدام کھڑے تھے جو 75 کلومیٹر کا پیدل سفر طے کر کے جلسہ کے لئے پہنچے تھے ان خدام کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ کے مین ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں تمام شعبوں کے ناظمین اپنے نائبین اور معاونین کے ساتھ شعبہ وائز کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور اس کے بعد سٹیج پر تشریف لے آئے جہاں پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم اسامہ احمد نے پیش کی۔

کارکنان سے خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ کے بعد فرمایا۔

آج اس وقت روایتاً کارکنان کو ہدایات دینے کا وقت رکھا جاتا ہے۔ معائنہ اور پھر ہدایات۔ معائنہ تو خدا کے فضل سے ہو گیا ہے اور اس دفعہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی وجہ سے اس توقع کے ساتھ کہ جلسہ میں زیادہ لوگ شامل ہوں گے انتظامیہ نے وسیع انتظامات کئے ہیں۔ لیکن جو چیز مجھے نظر آئی ہے میرے خیال میں گزشتہ سال کی نسبت آج کے دن، یعنی جلسہ سے ایک دن پہلے جو تعداد آنے والوں کی ہوتی تھی وہ کم نظر آرہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سکول کھل چکے ہیں اس لئے لوگ کل یا پرسوں زیادہ تعداد میں ہوسکتا ہے آئیں یا رات کو پہنچیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک تو باقی ہدایات آپ کو پتہ ہیں کارکنان اللہ کے فضل سے ٹرینڈ ہیں اور جو بڑے ہیں وہ دوسرے نوجوانوں کو بھی ٹریننگ دے چکے ہیں اور آگے بچے ٹریننگ لے رہے ہیں۔ تو امید ہے وہ تو انشاء اللہ تعالیٰ کام ہوتے رہیں گے لیکن بعض انتظامی چیزیں ایسی ہیں۔ یہ تو مجھے یقین ہے کہ جس طرح باقی جلسوں میں حاضری بڑھی ہے، جرمنی کے جلسہ میں بھی انشاء اللہ حاضری بڑھے گی۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ کل آئیں اور کچھ لوگ پرسوں آئیں، تو اس کے لئے رجسٹریشن والوں کو، چیکنگ کرنے والوں کو اور سیکیورٹی والوں کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ جس طرح لوگ آئیں تو گیٹ پر رش نہ ہو۔ جلدی سے ان کو گیٹ سے گزارنے کا انتظام بھی ہو اور ان کے کارڈ کی صحیح چیکنگ اور سکیننگ بھی ہو اور سیکیورٹی والے اپنی سیکیورٹی کا بھی انتظام رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا دوسرے یہ خیال نہ کریں کہ پہلے دن آپ نے اندازے کے مطابق کھانا زیادہ پکا لیا اور وہ بچ گیا جس کی وجہ سے بعد میں کم پکائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے کھانے کا جو اندازہ رکھا ہے، خاص طور پر کل جمعہ کے وقت اور اس کے بعد کے سیشن میں اتنا ہی رکھیں اور اس میں کمی نہ آنے دیں۔

حضور انور نے فرمایا مَیں نے دیکھا ہے بعض ملکوں کے اجتماعات میں انہوں نے تعداد کو اپنے اندازہ سے کم سمجھا اور تعداد زیادہ ہوگئی۔ پھر رش پڑتا ہے تو کھانے میں کمی ہو جاتی ہے۔ گو کھانے کی کمی کو فوری انتظامات کے تحت پورا کرلیا جاتا ہے لیکن اس وقت پھر مہمانوں کو فوری طور پر دال پکا کر دی جاتی ہے۔ اس لئے جو کھانا پکتا ہے روٹین کے مطابق، اس حساب سے ہی پکائیں۔ اگر کھانا بچ بھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ فریزر میں رکھا جاسکتا ہے۔ اگر فریزر میں نہیں بھی رکھا جاسکتا تو کوئی حرج نہیں۔

حضور انور نے فرمایا خاص طور پر رجسٹریشن، گیٹ

اورسیکیورٹی والے توجہ دیں، باقی امید ہے خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت اسی شوق سے کریں گے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ ہمیشہ دعاؤں پر زور دیں اور کارکنان نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ ناظمین نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ جو معاونین فارغ ہوں وہ باقاعدہ جلسہ گاہ میں آکر نمازوں میں شامل ہوں اور جو ڈیوٹی پر ہیں ان کے لئے بھی ایسا انتظام ہو کہ وہ باقاعدہ نماز ادا کریں۔ نمازوں میں ہرگز کوئی سستی نہیں ہونی چاہئے۔ ہر شعبہ کے ناظم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا خیال رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطاب کے بعد دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھانے کی مارکی کی طرف تشریف لے گئے جہاں جلسہ سالانہ کے جملہ کارکنان، ناظمین اور معاونین اور ڈیوٹیاں دینے والے احباب کے ساتھ ڈنر کا اہتمام کیا گیا تھا۔

دیگیں دھونے والی مشین

کھانے کی اس مارکی کی طرف جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے راستہ میں رک کر کھانے کے دیگچے صاف کرنے والی مشین کا معائنہ فرمایا اور ایک دیگچے کو باقاعدہ دھلتے ہوئے اور صاف ہوتے ہوئے دیکھا۔

اس مشین کو جماعت جرمنی کے ایک نوجوان احمدی انجینئر منان حق صاحب (جنہوں نے سپیس ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کی ہے) ڈیزائن کیا ہے اور مکمل طور پر تیار کیا ہے اور اپنے دو بھائیوں ودود حق صاحب اور نور حق صاحب کے ساتھ مل کر تقریباً چھ ہزار گھنٹوں کی محنت کے بعد مکمل کیا ہے اور یہ سارا وقت طوعی طور پر دیا ہے اس مشین کی تیاری پر 17 ہزار یورو لاگت آئی ہے۔

اس مشین کی خوبی یہ ہے کہ یہ مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے اور اس میں سینسر لگے ہوئے ہیں اور اس کا ہر فنکشن Automatic ہے اور دیگچے کی Movement اور دھلنے کا، صاف ہونے کا تمام پراسس خود بخود مکمل ہوتا ہے۔ مشین کے ایک طرف دھلنے والا دیگچہ رکھا جاتا ہے جو آہستہ آہستہ رول ہوتا ہوا اپنی معین جگہ پر چلا جاتا ہے اور مختلف سمتوں سے برش اس کے اندر اور باہر چلے جاتے ہیں اور حسب ضرورت واشنگ Lequid بھی اس دیگچے کے اندر چلا جاتا ہے۔ اگر دیگچے کے اندر صفائی کے دوران لگے ہوئے کھانے کو کھرچنے کی ضرورت ہو تو Sensor سسٹم کے ذریعہ بلیڈ خود بخود دیگچے کے اندر چلے جاتے ہیں اور معین جگہ پر پہنچ کر صفائی کر دیتے ہیں۔ ایک دیگچے کے صاف ہونے میں دو سے تین منٹ لگتے ہیں اور یہ برتن دھلنے کے بعد خود بخود رول ہو کر مشین کی دوسری طرف باہر نکل آتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ سارا پراسس دیکھا اور اس مشین کو تیار کرنے والے انجینئرز سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ نیز دریافت فرمایا کہ دیگیں صاف کرنے والی مشین کی تیاری کی بھی کوشش ہو رہی تھی وہ کہاں تک پہنچی ہے۔ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید ہدایات دیں۔

بعد ازاں یہاں سے حضور انور کارکنان کے ساتھ رات کے کھانے میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور کھانا تناول فرمایا اور آخر پر دعا کروائی۔

پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ کے ایام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام جلسہ گاہ Mai Markt (منہائیم) کے ایک رہائشی حصہ میں تھا۔

جلسہ گاہ کا تعارف

یہ جلسہ گاہ Mai Markt جماعت جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرینکفرٹ سے قریباً 100 کلومیٹر کے فاصلہ پر آباد شہر Mannheim میں واقع ہے۔ اس مئی مارکیٹ کا رقبہ دو لاکھ 85 ہزار مربع میٹر ہے۔ یہاں سارا سال بڑے بڑے فنکشن اور مختلف فیئرز ہوتے ہیں۔ اس ایریا میں اور اردگرد کے علاقہ میں بیس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں جو سب سے بڑا ہال ہے جو مردانہ جلسہ گاہ ہے اس کا رقبہ 8 ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں ایک وقت میں 24 ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی 1995ء سے یہاں اپنے جلسے منعقد کر رہی ہے۔ یہ ساری جگہ پختہ اور صاف ستھری ہے اور اس وسیع و عریض ایریا میں لجنہ جلسہ گاہ اور مختلف شعبوں، نظامتوں اور دفاتر کے لئے مارکیز اور رہائش کے لئے خیمے لگا کر اور مختلف جگہیں تیار کر کے انتظامات مکمل کئے گئے ہیں۔ خدام نے دن رات وقار عمل کر کے ان سب انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

22/اگست 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ Mai Markt (منہائیم) میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے 33 ویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا اور صد سالہ خلافت جوبلی کے اس جلسہ سالانہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہونا تھا۔

پرچم کشائی

ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ کے دونوں اطراف کھڑے بچوں اور بچیوں نے حضور انور پر گلاب کے پھول کی پتیاں نچھاور کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لوائے احمدیت لہرا رہے تھے تو احباب جماعت بلند آواز سے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم پڑھ رہے تھے۔

پرچم کشائی کی یہ تقریب MTA کی ٹیم نے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ بھی ریکارڈ کی اور جلسہ گاہ کے مختلف مناظر بھی ریکارڈ کئے۔

پرچم کشائی کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور بعد ازاں مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ جہاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

عشائیہ

جلسہ سالانہ کی انتظامیہ نے درج ذیل ممالک سے آنے والے وفود کے ساتھ ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ بلغاریہ، آئس لینڈ، میسیڈونیا، مالٹا، اسٹونیا، ہنگری، البانیا، رومانیہ، سلووینیا، پولینڈ، چیک ریپبلک۔ شام سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور ان ممالک سے آنے والے مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

اس موقع پر ملک IceLand سے آنے والے ایک جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر بنائیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اسے اپنے قریب بلا لیا اور اس سے گفتگو فرمائی۔

جلسہ سالانہ کے دفاتر، نمائش اور بعض دیگر دفاتر و انتظامات کا معائنہ

آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے واپس اپنی رہائش گاہ پر جانے کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے بعض دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے تصاویر کی نمائش میں تشریف لے گئے اور تصاویر کے تمام سیکشن دیکھے۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے یہ نمائش تیار کی گئی ہے اور خلفائے احمدیت کے ادوار کے علیحدہ علیحدہ سیکشن بنائے گئے ہیں جن میں بعض بڑی نادر تصاویر لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تصاویر کو ملاحظہ فرمایا۔ ایک بہت پرانی تصویر جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اکٹھی تھی اس پر حضور انور نے فرمایا یہ اس وقت کی ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے۔ ایک تصویر اس جہاز کی تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گزشتہ دورہ امریکہ و کینیڈا میں واشنگٹن (امریکہ) سے ٹورانٹو (کینیڈا) تک سفر فرمایا تھا۔ حضور انور نے اس تصویر کو دیکھ کر فرمایا یہ تو وہی خلافت فلائٹ والی ہے۔

نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رشتہ ناطہ کے شعبہ میں تشریف لے گئے اور منتظمین سے دریافت فرمایا کہ آج کتنے رشتے کروائے ہیں۔ بعد ازاں حضور انور نے ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے دفتر کا معائنہ فرمایا اور وہاں پر موجود کارکنان نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ شعبہ سمعی و بصری کا دفتر بھی ساتھ تھا۔ حضور انور ازراہ شفقت اس دفتر میں بھی تشریف لے گئے۔ یہاں دیگر مختلف سیڈیز، DVD اور کیسٹس کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی سی ڈیز بھی تیار کر کے رکھی گئی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بک سٹال کا معائنہ فرمایا اور بعض کتب دیکھیں اور تصنیف کے شعبہ کے انچارج کو ہدایات دیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ رجسٹریشن اور شعبہ سکیننگ کے معائنہ کے لئے جلسہ گاہ کے احاطہ کے بیرونی گیٹ پر تشریف لے گئے جہاں جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی رجسٹریشن اور کارڈز کی Scaning کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح سکیننگ کرتے ہیں۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ منتظمین نے افسر صاحب جلسہ سالانہ سے ان کا رجسٹریشن کارڈ لیا اور اپنے کمپیوٹر سسٹم میں ڈالا جس پر ان کے تمام کوائف اور جماعتی ریکارڈ مع تصویر سکرین پر آ گیا۔

شعبہ سکیننگ کے تحت مردانہ جلسہ گاہ کے لئے بارہ اور لجنہ جلسہ گاہ کے لئے آٹھ کمپیوٹرز کے ذریعہ سکیننگ کی گئی اور جلسہ گاہ میں پہلی مرتبہ کمپیوٹرز کے اس سارے نظام کو Cordless بنایا گیا۔ یعنی شعبہ رجسٹریشن، سکیننگ اور جلسہ کے بعض دیگر مختلف دفاتر میں استعمال ہونے والے کمپیوٹرز کو Connect کرنے کے لئے تاروں کی ضرورت نہ رہی۔ اس طرح اس نظام کے تحت سارے جلسہ گاہ میں Internet کی سہولیت مہیا کی گئی جس سے شعبہ پریس اور شعبہ MTA نے خوب فائدہ اٹھایا۔

مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب اور اعجاز احمد صاحب پر مشتمل Alislam.org کی امریکہ سے آئی ہوئی ٹیم نے بھی انٹرنیٹ اور Cordless سسٹم کی اس سہولت سے بہت فائدہ اٹھایا اور جلسہ کی کارروائی کو ساتھ ساتھ Upload کرتے رہے۔

شعبہ رجسٹریشن کے معائنہ کے دوران حضور انور نے منتظمین کو ہدایت دی کہ ایسے احباب جو موقع پر آ جاتے ہیں جن کی رجسٹریشن جماعتی نظام کے تحت پہلے جماعتوں میں نہیں ہوئی اور ان کو کارڈ جاری نہیں ہوئے ایسے لوگوں کی رجسٹریشن پوری تسلی ہونے کے بعد کریں اور سیکیورٹی کا نظام بھی پوری طرح چیک کریں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ راستہ کے دونوں طرف احباب جماعت کا ایک ہجوم تھا۔ احباب اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے مسلسل پُرجوش نعرے بلند کر رہے تھے۔ اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ حضور انور کو اپنے درمیان اور انتہائی قریب پا کر ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے اپنے رنگ میں اپنی فدائیت کا اظہار کر رہا تھا`

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

حالاتِ حاضرہ

اسرائیل کی مسلسل جارحیت سے غزّہ میں انسانی بحران پیدا ہوگیا ہے: اقوام متحدہ

نیویارک کی نیوز ایجنسی کے مطابق اقوام متحدہ نے اسرائیل کی مسلسل جارحیت کا نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ اگر اسرائیل کی وحشیانہ کاروائی یوں ہی جاری رہی تو غزّہ میں دنیا کا سب سے بڑا انسانی المیہ پیدا ہوسکتا ہے۔ ویسے ہی جارحیت اور مسلسل حملوں سے غزّہ میں راحت رسانی کے کاموں میں دقتیں پیش آرہی ہے۔ اسرائیلی فوج نے عام شہریوں کو نشانہ بنانا شروع کردیا ہے لیکن ہم پوری کوشش کررہے ہیں کہ راحت رسانی کی کاموں میں تیزی لائیں لیکن اسرائیلی بمباری کی وجہ سے کچھ اڑچنیں ضرور پیدا ہورہی ہیں۔ بمباری کی وجہ سے ہمیں زخمیوں تک پہنچنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑرہا ہے لیکن اس مسئلے پر بھی بہت ہی جلد قابو پالیا جائے گا۔

اقوام متحدہ کی مشرق وسطیٰ کو آرڈینیشن کمیٹی کے ترجمان میکسویل گیلارڈ نے کہا کہ ''کسی بھی طرح کی راحت رسانی کے کام کے لئے ہمیں کچھ عرصہ درکار ہوتا ہے کہ ہم اس دوران اپنا کام کرلیں لیکن اسرائیل کی مسلسل بمباری کی وجہ سے زخمیوں تک امداد پہنچانا مشکل ہورہا ہے۔ ان کی کارروائی کی وجہ سے اقوام متحدہ کے بھی چند افراد ہلاک اور چند زخمی ہوئے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''کسی بھی جنگ زدہ علاقے میں کام کرنے اور راحت پہنچانے کے لئے ہمیں سب سے پہلے وہاں کے ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا پڑتا ہے، لیکن یہاں اتنی شدید بمباری کی جارہی ہے کہ ہمارا باہر نکلنا دشوار ہے۔ غزّہ کے لوگوں میں ڈروخوف ہے۔ وہاں کی زیادہ تر آبادی بچوں پر مشتمل ہے۔ ان کے ماں باپ اسی وجہ سے اقوام متحدہ کے بنائے ہوئے ریلیف کیمپوں میں آنے کے لئے مجبور ہوگئے ہیں۔'' اقوام متحدہ نے اسی وجہ سے غزّہ میں جاری حالات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

اقوام متحدہ کے افسران نے اس بات پر زور دیا چونکہ غزّہ میں موجود ۱۰ رسے زائد ٹرانسفارمز اور بجلی کی لائنوں کو شدید بمباری سے نقصان پہنچا ہے اس لئے اسرائیل کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ان چیزوں کی فوراً امرمت کروائے۔ اسرائیل کے شدید حملوں کی وجہ سے کوئی بھی بے فکر ہوکر باہر نہیں نکل پارہا ہے اس لئے مریضوں کے لئے ڈاکٹروں اور نرسوں کی شدید کمی لاحق ہوگئی ہے اس لئے اقوام متحدہ یہ چاہتی ہے کہ ان کی ٹیم کو غزہ میں بلا روک ٹوک آمد ورفت کی اجازت ملنی چاہیئے۔ اقوام متحدہ نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ وہ جو بھی خدمات فراہم کروارہی ہے اسے اس کا معاوضہ ملنا چاہیئے کیونکہ اس کے رضا کاروں، سپلائروں اور دیگر اہم اشیاء فراہم کرنے والے افراد مفت میں مال فراہم نہیں کریں گے اس لئے اقوام متحدہ بھی اسرائیلی انتظامیہ سے ان چیزوں کا معاوضہ طلب کررہا ہے۔ (انقلاب ممبئی ۷ رجنوری ۲۰۰۹ء)

اقوام متحدہ اسرائیل سے دوٹوک گفتگو کرے

ایمنسٹی انٹرنیشنل

لندن کی نیوز ایجنسی کے مطابق ایمنسٹی انٹرنیشنل نے آج یو این سیکورٹی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ غزّہ میں اسرائیل کی جارحیت کو غیر قانونی قرار دے اور اسرائیل سے بین الاقوامی قوانین کو طاق رکھنے کے سلسلے میں باز پرس کی جائے۔ ایمنسٹی نے سیکورٹی کونسل سے یہ بھی کہا کہ اسے جلد از جلد غزّہ میں حالات کو معمول پر لانے کے اقدامات کرنے ہوں گے نہیں تو انسانی تاریخ کا سب سے بڑا بحران پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ ایمنسٹی کے لئے مشرق وسطیٰ کے ڈائرکٹر میلکم اسمارٹ نے کہا کہ ''غزہ میں شہریوں کو بڑے پیمانے پر موت کے گھاٹ اتارا جارہا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی ہوگی کہ شہریوں کو موت دینے کا سلسلہ کسی بھی طرح رُک جائے کیوں کہ دنیا کے سب سے بڑے جنگی مجرم اسرائیل نے غزہ میں جو حالات پیدا کردیئے ہیں اسے دیکھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ یہ بحران برسوں تک ختم نہیں ہونے والا ہے کیونکہ اس وقت جو بچے ان حملوں کے گواہ بن رہے ہیں وہ برسوں تک ان چیزوں کو بھول نہیں پائیں گے۔ اس لئے ہماری یو این سیکورٹی کونسل سے درخواست ہے کہ وہ اسرائیل کے خلاف بلاتاخیر سخت کارروائی کریں تاکہ وہ مستقبل میں ایسی کسی بھی کارروائی سے پرہیز کرے۔'' ایمنسٹی نے اسرائیل سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ وہ غزّہ میں امداد کو اندر جانے دے تاکہ جو حالات بنے ہیں انہیں قابو میں لایا جاسکے۔

اس کے علاوہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ڈائرکٹر برائے مشرق وسطیٰ میلکم نے غزّہ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید کہا کہ ''وہاں کے حالات ایسے نہیں ہیں جس میں انسان رہ سکیں کیوں کہ ہر طرف اسرائیل کی جانب سے کی گئی بمباری کے بعد دھوئیں کے کثیف بادل لہرارہے ہیں اور فضا میں ہر وقت بارود کی بو محسوس ہوتی ہے۔ یہ حالات چھوٹے بچوں کے لئے کتنے خطرناک ہوسکتے ہیں اس کا اندازہ آپ خود ہی لگا سکتے ہیں۔ غذائی اجناس کی زبردست قلت ہوگئی ہے۔ جن دکانوں میں اناج ملتا تھا وہ بمباری میں بری طرح تباہ ہوچکی ہیں اور حالات مزید بگڑنے کا اندیشہ ہے کیوں کہ اسرائیل نے ساری دنیا کے احتجاج کے باوجود غزّہ پر زمینی راستے سے حملہ کردیا ہے۔ اسی لئے ہمارا کہنا ہے کہ اسرائیل اور اس کے لیڈران جنگی مجرم ہیں اور انہیں ہر حال میں سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہیئے''۔

عبدالقدیر خان اور ان کے ۱۲ ساتھیوں پر امریکہ نے پابندی عائد کردی

۱۳ رجنوری کو امریکہ نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے سابق سربراہ عبدالقدیر خان اور اس کے ۱۲ دیگر ساتھیوں سمیت ۳ پرائیویٹ کمپنیوں پر پابندی لگادی ہے جبکہ ایک بااثر امریکی ایم پی نے ایٹمی کاروبار کو پنپنے سے روکنے کے لئے قدم اٹھانے کی مانگ کی ہے۔ امریکہ نے خان کے ساتھ دیگر لوگوں پر ناجائز طریقے سے ایٹمی تکنیک کے فروغ میں شامل ہونے کے سبب پابندی لگائی ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ ایسی پابندیوں سے ایٹمی پھیلاؤ روکنے میں مدد ملے گی۔

خارجہ امور کی کمیٹی کے صدر اور ڈیموکریٹک ہاورڈ برمن نے کہا کہ خان اور دیگر ۱۲ لوگوں پر دیر سے پابندی لگائی گئی ہے لیکن ہم اس کا استقبال کرتے ہیں۔ برمن نے کہا کہ ان سبھی پر پابندی لگائے جانے سے ایٹمی تکنیک کے ناجائز ڈھنگ سے پھیلاؤ پر روک نہیں لگ سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی ایسی تکنیک کا پھیلاؤ ہورہا ہے اور کانگرس کو ایٹمی پھیلاؤ پر روک لگانے کے لئے نئے فنڈز فراہم کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ امریکی وزارت خارجہ کے مطابق خان اور ان کی ٹیم نے لیبیا، ایران اور شمالی کوریا کو ایٹمی تکنیک فراہم کرائی تھی۔

وزیر اعظم پاکستان جناب یوسف رضا گیلانی نے ایک آفیشل بیان میں کہا کہ پابندی ملک یا سرکار کے خلاف نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ امریکہ نے عالمی عدم توسیع کو بڑھاوا دینے میں پاکستان کے تعاون کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک ایٹمی ملک ہونے کی وجہ سے اپنی ذمہ داریوں اور بین الاقوامی ممانعتوں کو بخوبی سمجھتا ہے۔ امریکی وزارت خارجہ نے ایٹمی توسیع نیٹ ورک میں ملوث ہونے کی وجہ سے جن ۱۳ لوگوں پر پابندی لگائی ہے ان میں سے ۳ تو پاکستان کے شہری ہیں۔ بقیہ لوگوں کی شہریت الگ الگ ہے۔ اے کیو خان نے ۲۰۰۴ء کے شروع میں قبول کیا تھا کہ وہ ایٹمی ٹیکنالوجی کی توسیع میں ملوث تھے اور لیبیا اور شمالی کوریا جیسے دیشوں کو متعلقہ جانکاری دی تھی اس کے بعد سے ہی انہیں گھر پر نظر بند رکھا گیا ہے۔ پچھلے سال خان اپنے بیان سے پلٹ گئے اور پاکستان کی ایک عدالت سے رابطہ قائم کرکے انہوں نے سرکار کو خود پر لگائی گئی پابندی ہٹانے کے حکم جاری کرنے کی مانگ کی ہے۔

بُش ایڈمنسٹریشن کی طرف سے عبدالقدیر خان کے ایٹمی پھیلاؤ کے نیٹ ورک پر پابندی لگانے کے کچھ گھنٹے بعد امریکی سینیٹ کے ایک بااثر ممبر نے ایٹمی بلیک مارکیٹنگ کے خلاف مزید کاروائی کی مانگ کی ہے۔ سینیٹ کے خارجہ امور کی کمیٹی کے چیئرمین ہاورڈ ایل، برمن نے کہا کہ پابندی حالانکہ دیر سے لگی ہے لیکن اس کا استقبال ہے۔

ہندوستان میں بیڑی وسگریٹ نوشی کے متعلق فکر انگیز اعداد وشمار

اب تک کی تحقیقات کے مطابق یہ بات اظہر من الشّمس ہوچکی ہے کہ سگریٹ وبیڑی پینا نہ صرف صحت کے لئے مضر ہے بلکہ کینسر کا باعث بھی بنتا ہے لیکن بیڑی سے ٹی بی اور استھما کے امکانات مزید بڑھ جاتے ہیں۔ اس سے بیڑی پینے والے اور بنانے والے دونوں متاثر ہوتے ہیں۔

ملک میں سگریٹ نوشی کرنے والوں کی تعداد ۱۲ رکروڑ، ملک میں بیڑی پینے والوں کی تعداد ۱۰ کروڑ۔ سال میں اس کے باعث ہونے والی اموات ۱۰ لاکھ، سال میں بیڑی پینے کی وجہ سے ہونے والی اموات آٹھ لاکھ۔ ملک میں سگریٹ کی سالانہ فروخت ۱۰۰ رارب جبکہ ملک میں بیڑی کی سالانہ فروخت ۸۰۰ رارب ہے۔

۱۱ رارب سال قبل کے دھماکے کی تصاویر اُتاری دوربین نے

آسٹریلیا میں ماہرین فلکیات نے جادکو نام کی دوربین سے ۱۱ رارب سال قبل ہوئے گاما شعاعوں کے دھماکے کو ریکارڈ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ دھماکہ تب ہوا تھا جب کرۂ ارض وجود میں آئی تھی۔ مغربی آسٹریلیا یونیورسٹی کے ماہر فلکیات ڈاکٹر ڈیوڈ کوارڈ نے کہا کہ جن تصاویر کو ہم نے کیمرے میں قید کیا ہے وہ ماضی میں جھانکنے کی ایک کھڑکی ہے۔ اب ہمیں تبدّل پذیر کائنات کی گہرائی کا پتا چل رہا ہے۔ یہ حصولیابی چھوٹی ہے مگر بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اگر ایسا ہی دھماکہ آج نظام شمسی میں واقع ہو تو زمین سے زیادہ تر چیزیں نایاب بلکہ کالعدم ہوجائیں گی۔ پہلے ہونے والا دھماکہ اس سورج سے اربوں گنا زیادہ چمکیلا تھا۔ ہم لوگ خوش قسمت ہیں کہ ایسا حادثہ دور کائنات میں نظر آیا ہے۔ ناسا کے پلینیٹ سے موصول آسمان کی اس تصویر کا موازنہ کرنے پر ماہرین فلکیات نے ایک دھندھلی چمک کا پتا لگایا ہے جس کو وہاں نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ پھر بعد میں مغربی یورپ کے ماہرین فلکیات کی ایک ٹیم نے بھی اس کے بعینہ اس جگہ پر ہونے کی جانکاری دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ واقعہ ایک قابل ذکر واقعہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ ایک ستارے کی موت اور ایک بلیک ہول کی پیدائش کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ حقیقت میں یہ دوربین دنیا بھر کی دوربینوں سے عالمی رابطہ کے ذریعہ جُڑی ہوئی ہے۔

(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 22nd January 2009 | Issue No. 4

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اس وقت مضبوط ہوتا ہے جب تقویٰ میں ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں

اللہ تعالیٰ کی صفت کافی کا ایمان افروز تذکرہ

فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے لئے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۶؍جنوری ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک مومن جسے خدا تعالیٰ کی صفت کے بارہ میں کچھ علم ہے جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ''**کافی**'' ہے اس صفت کا ذکر ایک مسلمان کسی نہ کسی حوالے سے کرتا رہتا ہے۔ایک حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اظہار اس کی حقیقت کو جانتے ہوئے کرتا ہے۔اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی مختلف جگہ پر کئی رنگ میں فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس صفت کے لغوی معنے مختلف لغات سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ لسان العرب میں ایک حدیث کے حوالے سے اس کے یہ معنے کئے گئے ہیں کہ جس نے رات کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں وہ اس کے لئے کافی ہونگی بعض نے یہ معنے کئے ہیں کہ یہ کم ازکم دو آیات سب سے کم تعداد ہے جو رات کے وقت قیام کے لئے کافی ہیں۔بعض نے یہ معنے کئے ہیں کہ یہ دو آیات شر کے مقابلے کے لئے کافی ہیں اور مکروہات سے بچاتی ہیں۔فرمایا اگر ان آیات پر غور کیا جائے تو ان میں بہت سی باتیں آجاتی ہیں۔اس میں شر سے بچنے کی دعائیں بھی ہیں اور ان سے بچنے کے رستے بھی بتائے گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی درج ذیل آخری دونوں آیتیں تلاوت کیں

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰائِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍمِّنْ رُّسُلِہٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَاغُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَ عَلَیْھَا مَااکْتَسَبَتْ رَبَّنَالَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَاطَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

ترجمہ: جو کچھ بھی اس رسول پر اس کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اس پر وہ خود بھی ایمان رکھتا ہے اور مومن بھی ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اسکے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیا اور دل سے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور ان کی یہ دعا ہے کہ اے ہمارے رب تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے۔اللہ تعالیٰ کسی شخص پر اسکی طاقت سے بڑھکر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا جو اس نے اچھا کام کیا وہ اس کے لئے نفع مند ہوگا اور جو اس نے برا کام کیا ہو وہ اس پر وبال بن کر پڑے گا اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا کوئی غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دینا اور اے ہمارے رب ہم پر اس طرح ذمہ داری نہ ڈال جس طرح تو نے ان لوگوں پر ڈالی تھی جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں اسی طرح اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جسکی ہم کو اٹھانے کی طاقت نہیں ہم سے در گذر کر، ہم کو بخش دے، ہم پر رحم کر۔تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

پھر فرمایا: جیسا کہ ترجمے سے واضح ہو گیا کہ کیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کو پڑھنے کو کافی قرار دیا۔پہلی آیت میں تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ پر اس کے فرشتوں ،اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ کیونکہ یہ ذریعہ ہیں ایمان میں کامل ہونے کا اور یہ ایمان صرف زبانی اقرار نہیں بلکہ عقیدے کے لحاظ سے بھی اور عمل کے لحاظ سے بھی ضروری ہے اور یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اس وقت مضبوط ہوتا ہے جب تقویٰ میں ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں۔اس کے فرشتوں پر ایمان اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی ذمہ داریاں متروک نہیں ہوگئیں بلکہ آج بھی وہ اپنے مفوضہ فرائض ادا کر رہے ہیں۔اسی طرح پہلے انبیاء پر جو کتابیں اتریں وہ بھی یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے تھیں لیکن زمانہ نے ان میں بگاڑ پیدا کر دیا۔خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کی بھی اچھی تعلیم قرآن کریم میں محفوظ کر کے پہلی کتب کی بھی تصدیق کر دی اور قرآن کریم کی حفاظت کی ضمانت دے کر آئندہ کے لئے اس شرعی کتاب کی تا قیامت ہر قسم کی تحریف سے پاک رہنے کا اعلان بھی فرما دیا اور پھر تمام رسولوں پر ایمان کی طرف توجہ دلائی ہے۔یہ اسلام کی خوبی ہے کہ تمام رسولوں کو ماننے کا حکم ہے یہ نہیں کہا گیا کہ سابقہ رسولوں کو مانو بلکہ سب رسولوں پر ایمان ہے اور قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے آنے کا راستہ کھول دیا اور یہ راستہ کھول کر آئندہ آنے والے رسولوں کے ماننے اور ایمان لانے کا بھی حکم دے دیا۔اب یہ نام نہاد مسلمان علماء کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے نہیں مانا۔اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق مبعوث ہونے والے انبیاء کی بعثت کے طریق کو چھوڑ کر اس طریق پر مسیح موعود کے نازل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے طریق کے مطابق نہیں ہے۔قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود قرآن کی اس بات کو رد کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی شخص جو اس دنیا میں آئے کبھی زندہ آسمان پر نہیں جاتا بلکہ اس کی روح جاتی ہے۔اس دنیا میں آنے والی ہر چیز فانی ہے۔پھر یہ لوگ مسیح موعود کا انکار کر کے تمام رسولوں پر ایمان کی بھی نفی کر رہے ہیں اور ساتھ ہی عام مسلمانوں کو جن کا علم محدود ہے ان کو بھی اپنے پیچھے لگا کر ان کے ایمان میں بھی رخنہ پیدا کر رہے ہیں۔ پس اس حقیقت کو انہیں سمجھنا چاہئے۔ قرآن و حدیث میں واضح طور پر ان باتوں کا اشارہ ہے اور یہ نہیں سمجھتے کہ جس طرح ہمیشہ انبیاء آئے ہیں اسی طرح مسیح موعود نے آنا ہے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو اس کی دلیلیں بھی پیش کی ہیں۔خدا تعالیٰ کی فعلی تائیدات بھی اس کے سچا ہونے کی شہادت دے رہی ہیں۔اب ان لوگوں کو چاہئے کہ عقل کریں اور مسیح موعود کو مان کر مومنین کے گروہ میں شامل ہوں۔اس گروہ میں شامل ہوں جو سمعنا و اطعنا کہنے والے ہیں اور ان کے یہی عمل پھر غفرانک ربنا یعنی اے ہمارے رب ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں، کے حقدار بھی بنیں گے اور بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے پر اس کی جنّت حاصل کرنے والے بھی بنیں گے، یہ اس کا وعدہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا: بقیہ آیت کو اللہ تعالیٰ نے شروع اس بات سے کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات انسانی وسعت کے اندر ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے احکام دیتا ہی نہیں جو انسانی طاقت سے باہر ہوں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھنے کے بعد فرمایا کہ یہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات صرف پڑھ لینے سے کافی نہیں ہوں گی بلکہ پہلی آیت میں ایمان پر مضبوط ہونے کا حکم ہے اور جو ایمان پر مضبوط ہو جائے وہ اس قسم کی حرکتیں کر ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ باتیں مانے اور کچھ کو نہ مانے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسوہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کامل ہے۔اس لئے ایمان میں کمال حاصل کرنے کے لئے اس اسوہ پر چلنے کے راستے تلاش کرو اور یہ کبھی خیال نہ آئے کہ بعض احکامات ہماری طاقت سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف حالتوں میں بعض سہولتیں بھی دے دیں۔ یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ بعض احکامات ہماری پہنچ سے باہر ہیں جن پر عمل نہیں ہوسکتا۔اگر انسان دین کے معاملہ میں ضرورت سے زیادہ سہل پسند نہ ہو تو کوئی حکم ایسا نہیں جو روک بن رہا ہو۔اگر دنیوی معاملوں میں انسان محنت اور کوشش کر سکتا ہے تو دین کے معاملہ میں کیوں محنت اور کوشش نہیں کر سکتا۔پس یہ واضح ہو کہ آخری آیات پڑھ لینے سے انسان دوسرے تمام احکامات سے آزاد نہیں ہو جاتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو غور سے پڑھے گا وہ اس پر عمل بھی کرے گا۔اگر اس کا کوئی مطلب ہو سکتا ہے کہ تو اتنا کہ ان آیات پر غور کرنے سے ایمان میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ترقی ہوگی کہ عبادتوں کے لئے جاگنا اور توجہ دینا کوئی بوجھ نہیں لگے گا۔ بخاری میں ہے کہ جس نے رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں وہ دونوں آیات اس کے لئے کافی ہوگئیں۔ یہ ایمان میں ترقی اللہ کی پناہ میں آنے اور اس کا رحم و بخشش مانگنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے اور عبادات اور نیک اعمال کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ اگر یہ خیال ہو کہ صرف آیات پڑھ لینا کافی ہے تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمانے کے بعد کہ کسی شخص پر طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جاتا، یہ کیوں کہا۔ لھا ماکسبت و علیہا مااکتسبت کہ انسان اچھا کام کرے گا تو اس کا فائدہ اٹھائے گا اور اگر برا کام کرے گا تو نقصان اُٹھائے گا۔صرف ان آیات کے الفاظ دہرانے سے مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ یہاں اس طرف توجہ دلائی کہ اپنی عبادتوں اور اعمال پر ہر وقت توجہ رکھنی پڑے گی اور جب توجہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی بندے پر پڑے گی۔ ایمان میں ترقی بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرے گی اور اس کی بخشش کا سامان کرے گی۔ پس روزانہ یہ آیت پڑھنے سے نیکیاں کمانے کی طرف توجہ رہے گی۔ایک مومن رات کو جائزہ لے گا کہ کونسی نیکیاں اور کونسی برائیاں میں نے کیں۔ پھر اگر شام گواہی دے گی کہ اس نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا تو شکر گذاری کے جذبے کے تحت مومن خدا کے حضور مزید جھکے گا اور ایک مومن خدا سے یہ عرض کے گا کہ جو میں نے جائزہ شام کو لیا اگر نفس کا دھوکا ہے تو پھر بھی مجھ پر رحم کر اور مجھے بخش دے اور نیکیوں کی توفیق دے اور اگر کھلی برائیاں سامنے آرہی ہوں تو پھر بھی اللہ کے حضور ایک مومن بخشش اور رحم کے لئے جھکتا ہے جیسے کہ آیت کے اگلے الفاظ اسی طرف توجہ دلاتے ہیں اور تزکیہ نفس کے لئے یہ بڑی جامع دُعا ہے اور تزکیہ نفس ہی خدا تعالیٰ کے قریب کرتا ہے اور بندہ دُعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب پاتا ہے اور یہ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں